اسلام کا مسافر!

وارن وائن سٹائن سے شہید اسحاق بن سیڈنی تک

جماعت قاعدة الجهاد

کی قیادتِ عامہ کے نام مفصل رپورٹ

بقلم: کماندان شہید

نعیم نور خان

رحمہ اللہ

مقدمہ
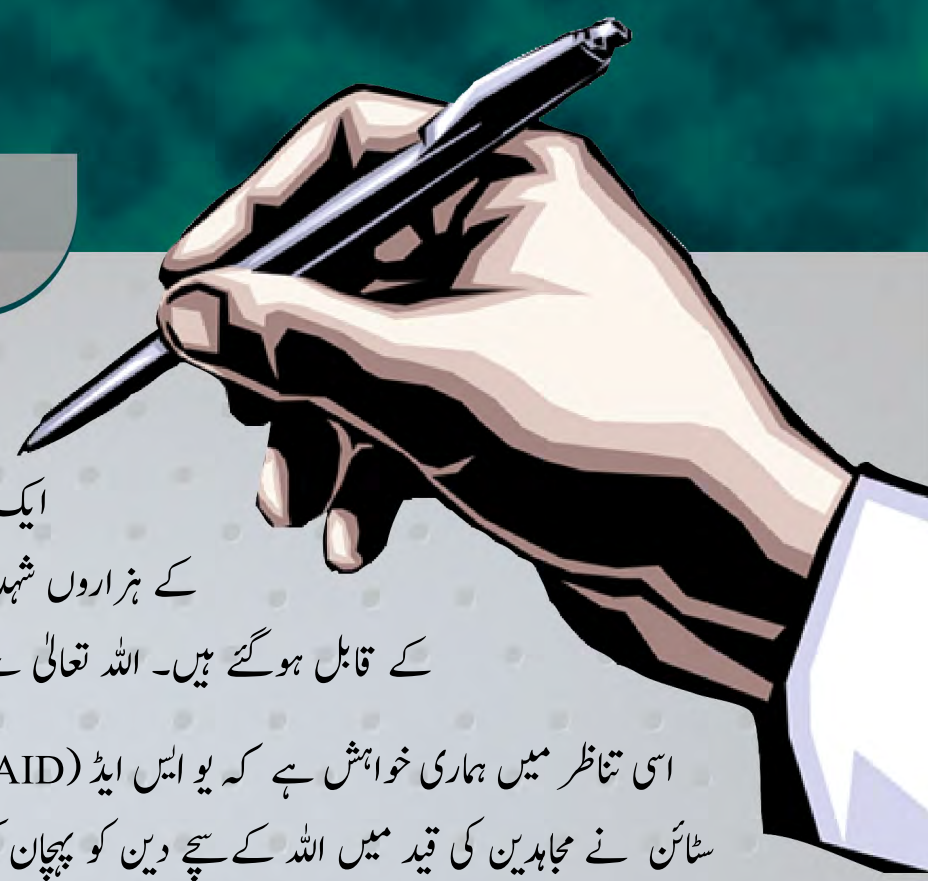
ہمارے محبوب شیخین ...شیخ اسامہ اور شیخ ایمن الظواہری کی تحریرات کا عالم غرب میں منتشر ہونا اللہ کی ایک عظیم نشانی ہے۔ وہی ہے جو اپنے محبوب بندوں کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ یہ غزہ اور فلسطین کے ہزاروں شہداء کے پاکیزہ خون کا بھی ثمرہ ہے کہ آج روئے زمین پر بسنے والے انسان اسلام اور جہاد کا اصل پیغام سمجھنے کے قابل ہوگئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام اقوام کو اسلام قبول کرنے اور ہماری امت میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسی تناظر میں ہماری خواہش ہے کہ یو ایس ایڈ (USAID) کے ایک امریکی یہودی افسر وارن وائن سٹائن کا قصۂ اسلام آپ کی خدمت میں پیش کریں۔وارن وائن سٹائن نے مجاہدین کی قید میں اللہ کے سچے دین کو پہچان کر اسلام قبول کیا۔ 2015 میں امریکی ڈرون طیارون ہی کی ایک بمباری میں اللہ نے آپ کو منزلِ شہادت سے نوازا... نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ۔ مجاہدین کی زندگیوں کا قریب سے مشاہدہ اور ان کا اپنے ساتھ اچھا تعامل آپ کے قبولِ اسلام کا سبب بنا۔ آپ نے اپنا اسلامی نام اسحاق بن سیڈنی رکھا۔ اور مختصراً مجاہدین آپ کو "چچا اسحاق" کے نام سے جانتے تھے۔ زیرِ مطالعہ مضمون وارن وائن سٹائن کی کامل سیرت تو نہیں البتہ ان کی قید پر ایک تحقیقاتی رپورٹ ہے جو ان کے اسلام قبول کرنے کے کچھ ہی عرصے بعد ان کے تحقیق کار (انٹیروگیٹر) کماندان نعیم نور خان رحمہ اللہ نے تیار کرکے مجاہدین کی قیادت کو بھجوائی تھی۔

کماندان نعیم نور خان کا شمار قافلۂ شیخ اسامہ رحمہ اللہ سے وابستہ ہونے والے ابتدائی پاکستانی مجاہدین میں ہوتا ہے۔ آپ اس پہلے گروپ میں شامل تھے کہ جنھوں نے ادارہ السحاب کی بنیاد ڈالی۔ ادارہ السحاب کی بہت سی ابتدائی نشریات کے انگریزی تراجم میں آپ کی کاوشیں شامل رہیں، بلکہ "مغربی اقوام کے نام پیغام" کا جو دنیا آج جوق در جوق مطالعہ کر رہی ہے ...اس کے انگریزی ترجمے میں بھی آپ کی صلاحیتیں شاملِ کار رہیں۔ (اس پیغام نے اہلِ غزہ کے خلاف عالمی کفریہ طاقتوں کی جنگ کو سمجھنے میں مغربی اقوام کی بہت مدد کی۔) گیارہ ستمبر کی مبارک کارروائیوں کے بعد پاکستان میں پناہ لینے والے مہاجر مجاہدین کی مدد و نصرت کے فریضے میں بھی برادر نعیم پیش پیش رہے۔ اس عرصے میں آپ شیخ خالد شیخ محمد (فک اللہ اسرہ) اور شیخ ابو حمزہ الربیع رحمہ اللہ کے معاون تھے ۔ سن ۲۰۰۴ میں سی آئی اے اور ایف بی آئی نے پاکستان کی خائن خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے تعاون سے آپ کو کراچی سے گرفتار کیا۔ آپ اور آپ کے ساتھ وابستہ ساتھی اس وقت چند مغربی اہداف پر عسکری کارروائیوں کی منصوبہ بندی میں مصروف تھے۔ جن میں سے قابل ذکر آئی ایم ایف کے ہیڈکوارٹر پر واشنگٹن ڈی سی میں حملہ تھا۔

اللہ کے اس شیر کو کئی سال تک آئی ایس آئی کی کال کوٹھڑیوں میں طرح طرح کی تعذیب کانشانہ بنایا گیا۔ حتیٰ کہ واٹر بورڈنگ (یا پانی میں سانس گھونٹنا) کے بدنام زمانے ہتھکنڈے کو آپ پر سیکڑوں مرتبہ آزمایا گیا۔ آپ کی محترمہ اور پاکیزہ اہلیہ تک کو تعذیب و تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ سی آئی اے نے کئی مرتبہ براہ راست آپ سے تحقیق کی ۔ لیکن یہ شیر خدا ثابت قدم رہااور اللہ نے آپ کو ان طواغیت کی قید سے بالآخر رہائی عطا فرمائی۔ رہا ہوکر آپ نے پھر سے جہاد کے لیے رختِ سفر باندھا اور ارضِ جہاد وزیرستان اور پھر افغانستان ہجرت کر لی۔ جہاں آپ نے بہت سی دینی و جہادی خدمات سرانجام دیں جن میں وارن

شہید کماندان
نعیم نور خان
رحمہ اللہ

وائن سٹائن کے کیس کی تفتیش شامل ہے۔

سال ۲۰۲۰ میں محترم بھائی نعیم کا جنت النعیم کا بلاوا آپہنچا ۔نحسبہ کذالک واللہ حسیبہ۔ غزنی میں امریکی فوج نے آپ کے گھر پر فضائی چھاپہ مارا اور آپ دلیری سے لڑتے ہوئے جامِ شہادت نوش کر گئے۔ اللہ آپ سے راضی ہو جائے اور آپ پر کروڑوں رحمتوں کا نزول ہو۔

اب ہم چچا اسحاق رحمہ اللہ پر لکھی گئی رپورٹ[1] کی طرف دوبارہ سے آتے ہیں ۔ دراصل یہ رپورٹ مرکزی قیادت کے افراد کے لیے لکھی گئی تھی اور اب اسے افادۂ عام کے لیے نشر[2] کیا جارہا ہے۔ ان شاء اللہ اسے پڑھنے والے قارئین اس میں تحقیق و جستجو ، سمجھ داری اور وسعت نظری کا مشاہدہ کریں گے۔ یہ دستاویز جب تیار کی گئی تھی تو اس غرض سے نہیں لکھی گئی تھی کہ اسے ساری دنیا کے سامنے لایا جائے۔ بلکہ اس کو صرف مجاہدین کی قیادت میں داخلی طور پر تقسیم ہونا تھا۔ ان شاء اللہ اس میں قارئین تعلق باللہ ، ادبِ اختلاف اور بڑوں سے گفتگو کے آداب پائیں گے۔

یہ رپورٹ طاغوتی میڈیا کی جانب سے مجاہدین پر ان الزام تراشیوں کا پول بھی کھول دیتی ہے کہ مجاہدین شریعت سے روگردانی کرنے والے ،للٰہیت سے عاری، اور انسانیت کا برا سوچنے والے ہیں۔ اس کے برعکس اس رپورٹ کا ایک بڑا حصہ سیاستِ شرعیہ، تعلیم و تربیت اور دعوت الی اللہ سے متعلق ہے۔اس رپورٹ کو آپ تنظیمی تعصبات سے بھی پاک پائیں گے۔ اس میں سامنے آنے والی تمام بحث و مناقشہ کا موضوع یہ ہے کہ اللہ کے دین کو کیسے بلند کیا جائے... اپنی امت کے فائدے اور مصالحتوں کا کیسے خیال رکھا جائے؟!

شہید اسحاق بن سیڈنی رحمہ اللہ کے واقعے سے محض لطف اندوز ہونے کے لیے نہ گزرا جائے بلکہ اس قصے میں پنہاں دروس پر غور کیا جائے کہ مجاہدین کی قید میں ایک امریکی یہودی کا آنا، پھر اس کا اسلام قبول کرنا، اسلامی تعلیمات اور علومِ شریعہ کو حاصل کرنا ، ان پر مضبوطی سے ڈٹنا، پھر اس نو مسلم داعیٔ دین کا اپنی قوم کو دعوت دینے کے لیے تربیتی علوم و فنون سیکھنا، پھر اپنی ہی قوم کے ہاتھوں دین کی تعلیم اور اللہ کی رضا کے حصول میں مشغول اس مرابط کا شہید ہو جانا ۔ اس سب واقعے میں عقل والوں کے لیے بہت نشانیاں ہیں۔ یہ علم ،دعوت ،رباط اور شہداء کے خون سے معطر ایک ایسا حقیقی فسانہ ہے جس کی جدید تاریخ میں کم ہی کوئی نظیر ملتی ہے۔

آخر میں اللہ تعالی سے ہم توفیق مانگتے ہیں کہ ہمیں چچا اسحاق رحمہ اللہ اور آپ کے ساتھ شہید ہونے والے استاد احمد فاروق رحمہ اللہ اور آپ کے انتظامات سنبھالنے والے پاکیزہ ساتھیوں کا انتقام لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہ اوبامہ انتظامیہ اور اس کے نائب ، (حالیہ امریکی صدر) جو بائڈن کے ہاتھوں شہید کیے گئے۔ خصوصاً جو بائڈن ان مجرمانہ کارروائیوں کا براہِ راست سرغنہ تھا جو یہ سب افعال اپنی Counter-terrorism plus نامی مہم کی ذیل میں سر انجام دے رہا تھا۔ اسی طرح ہم اللہ تعالی سے دعا کرتے ہیں کہ وہ چچا اسحاق کے گھرانے اور روئے زمین کے ہر باسی کو وہ سچا دین قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے جس میں اس کائنات کا راز پنہاں ہے اور یقیناً وہ دینِ اسلام ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

﴿هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا﴾

وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے، تاکہ اسے ہر دوسرے دین پر غالب کردے۔ اور (اس کی) گواہی دینے کے لیے اللہ کافی ہے۔ (الفتح:۲۸)

1 بعض امنیاتی وجوہات کی بنا پر کچھ معلومات اس رپورٹ سے حذف کی گئی ہیں ۔جن کی نشاندہی ان حروف سے کی گئی ہے؛ 00000000
2 بعض مفید معلومات ادارہ السحاب کی جانب سے اس دستاویز میں شامل کی گئی ہیں!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ اما بعد؛

تعارف

وارن وائن سٹائن، ۱۹۴۱ میں پیدا ہوئے۔ آپ ایک اعلیٰ عہدیدار امریکی یہودی تھے جنہیں اگست ۲۰۱۱ میں لاہور، پاکستان سے مجاہدین نے اغوا کیا۔ پی ایچ ڈی ڈگری کی حامل اس شخصیت کے کم عمری ہی سے اقوام متحدہ کے غیر ملکی سفارت کاروں سے اچھے تعلقات تھے۔ USAID، Peace Corps اور اس طرح کے دیگر امریکی وفاقی اداروں میں آپ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ IFC (انٹرنیشنل فنانس کارپوریشن) جو کہ ورلڈ بینک گروپ کا ایک رکن ہے... اس ادارے میں آپ نے ۷ سال تک اپنی خدمات سرانجام دیں۔ جہاں آپ کی سالانہ کمائی تقریباً $۹۰۰۰۰ (نوے ہزار ڈالر) بنتی تھی۔

وارن وائن سٹائن نے اپنی پوری زندگی میں امریکی حکومت کے معروف اور بااثر عہدیداروں کے ساتھ کام کیا، جن میں امریکی محکمہ خارجہ کے اعلیٰ حکام، مختلف ممالک میں امریکی سفیروں، سفارت کاروں، USAID کے ایڈمنسٹریٹرز (جو کہ امریکی صدر کی طرف سے مقرر کیے جاتے ہیں)، اسی ادارے کے اسسٹنٹ ایڈمنسٹریٹرز، Peace Corps کے ڈائریکٹرز (مقرر شدہ از امریکی صدر) وغیرہ شامل ہیں۔ ان کے سی آئی اے کے سابق چیف آف سٹیشن (Chief of Station) جان بیسٹک (John Bestic) کے ساتھ بھی اچھے تعلقات تھے۔ دونوں خاندان آج تک ایک دوسرے کے قریب ہیں۔

وارن وائن سٹائن بادشاہی مسجد لاہور میں

۲۰۰۴ میں وہ ایک پرائیویٹ امریکی مشاورتی ایجنسی J. E. Austin کے کنسلٹنٹ (consultant) کے طور پر پاکستان آئے اور بعد میں اس کے Country Head (ملکی سربراہ) بن گئے۔ J. E. Austin ان کمپنیوں میں سے ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں USAID اور دیگر غیر ملکی (سرکاری) امدادی ایجنسیوں کے مختلف منصوبوں کو سنبھالنے کا کام سرانجام دے رہی ہیں۔ ۲۰۰۴ سے ۲۰۱۱ تک، وارن وائن

سٹائن پاکستان کے لیے یو ایس ایڈ کے socioeconomic development projects (سماجی اقتصادی ترقی کے منصوبوں) میں مشغول رہے۔ جو مختلف نجی شعبوں جیسے ڈیری فارمز، ماربل، گرینائٹ، جواہرات و زیورات، آلات جراحی، فرنیچر، باغبانی وغیرہ سے متعلق تھے۔ یو۔ ایس۔ ایڈ کے FATA Project (فاٹا پراجیکٹ) پر بھی آپ نے کام کیا جو قبائل اور صوبہ سرحد سے "دہشت گردوں اور دہشت گردی" کے خاتمے کے لیے بنایا گیا تھا۔ آپ کا برطانوی حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی ایک خفیہ میڈیا کیمپین کا ٹھیکہ وصول کرنے کا بھی ارادہ تھا جس نے پاکستانی میڈیا کے روپ میں کام کرتے ہوئے 'دہشت گردی' کے خلاف ایک میڈیا مہم چلانی تھی لیکن اس سے پہلے ہی آپ کو مجاہدین نے گرفتار کر لیا۔

یو ایس ایڈ کے ایک پراجیکٹ میں، آپ نے کراچی کی دو مصروف ترین بندرگاہوں سے افغانستان تک کے زمینی راستے کو اپ گریڈ کرنے پر بھی کام کیا جس میں نقل و حمل کے دیگر مختلف ذرائع جیسے ریلوے اور موٹر ویز کی اصلاح پر بھی کام شامل تھا۔ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ یہ پراجیکٹ دراصل پاکستان اور افغانستان کے درمیان نیٹو سپلائی کو آسان بنانے کے لیے شروع کیا گیا تھا۔

۲۸ فروری ۲۰۱۳ کو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے وارن وائن سٹائن کو اسلام قبول کرنے کا شرف بخشا۔ ان کا اسلامی نام اسحاق بن سڈنی ہے۔

یہ مفصل رپورٹ تین حصوں پر مشتمل ہے:

- اسحاق صاحب کا قبولِ اسلام اور اس کے بعد کی زندگی
- مستقبل میں اسحاق صاحب کے ساتھ کیا کیا جا سکتا ہے اس بارے میں چند گزارشات
- اسحاق صاحب کی رہائی کے سلسلے میں امریکی حکومت کے ساتھ مذاکرات

اس موضوع کو شروع کرنے سے پہلے، میں چند باتیں بیان کرنا چاہوں گا۔ ذیل میں پڑھنے والے کو جو بھی معلومات ملیں گیں، ان کو لکھنے سے پہلے میں نے انتہائی احتیاط اور باریک بینی سے ان کا جائزہ لیا ہے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اس موضوع پر قلم اٹھانے کی جسارت کر رہا ہوں۔ اگرچہ ہمارے دین نے ہمیں ظاہر اور ظاہری اعمال کی بنیاد پر لوگوں کے بارے میں فیصلہ کرنے اور ان کے ساتھ پیش آنے کی ہدایت کی ہے، لیکن میں نے اسحاق صاحب اور ان کے اسلام قبول کرنے اور پھر اس کے بعد کی ان زندگی کا (شریعت کی حدود میں رہتے ہوئے) مختلف پہلوؤں سے جائزہ لیا ہے۔ جن کی تفصیلات رپورٹ میں آتی رہیں گی، ان شاء اللہ۔ مزید یہ کہ، میں ان بھائیوں سے جو اسحاق صاحب کے ساتھ تقریباً ۱۰ ماہ سے رہ رہے ہیں، اس موضوع پر تبادلۂ خیال اور مشورہ کرتا رہا۔ اس کے باوجود قارئین کے سامنے مجھے اس بات کا اعتراف

ہے کہ انسان کمزور ہے اور اس کی بصارت محدود ہے۔ سب کچھ جاننے والا اور دیکھنے والا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے جو ساتوں آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے۔ ہم پر بس اتنا لازم ہے کہ ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ڈریں، پورے اخلاص کے ساتھ محنت کریں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر قائم رہیں اور پھر اپنے رب پر توکل کریں۔ اور مومن کے لیے 'شکست' نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی! اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہمارے قول و فعل میں اخلاص عطا فرمائے، ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر ثابت قدم رکھے اور ہمیں جلد اپنی نصرتوں سے نوازے۔

اسحاق صاحب کا قبولِ اسلام اور اس کے بعد کی زندگی

میری خواہش ہے کہ قاری کے ذہن پر بھرپور انداز میں اس موضوع کی تصویر کشی کرسکوں۔ اس لیے ہمیں اسحاق صاحب کے اسلام قبول کرنے تک کے مراحل اور ان میں وقتاً فوقتاً آنے والے اتار چڑھاؤ کو اچھی طرح جاننا ہوگا۔

قبل از اسلام:

ان کی قید کے ابتدائی ایام ہی سے ہم ان کے سامنے مجاہدین اور امریکی حکومت کے رویوں کا موازنہ کرتے تھے تاکہ امریکہ سے ان کی وفاداری کو توڑا جاسکے۔ مثال کے طور پر، مجھے یاد ہے کہ پہلے تفتیشی سیشن کے دوران، ہم نے انہیں یہ باور کروایا کہ وہ جن اداروں کے ساتھ کام کر رہے ہیں وہ صرف لوگوں کو استعمال کرتے ہیں، اور جب یہ لوگ کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں، تو وہ انہیں بھول کر دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنے تعلقات بنا لیتے ہیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ اس کے برعکس ہم اپنے قیدی بھائیوں اور بہنوں کی رہائی کے لیے اپنی جانوں اور اپنی آزادی کو خطرے میں ڈالنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ میں نے انہیں گزشتہ سال بنوں (پاکستان) اور تکریت (عراق) میں قیدیوں کی رہائی کی کارروائیوں کی مثالیں دیں۔ پھر وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم مختلف تحقیقاتی مرحلوں میں مجاہدین اور امریکی افواج (اور اس کے اتحادیوں) کے کردار اور اخلاقی پہلوؤں کا موازنہ کرتے۔ اور پھر انہیں سمجھاتے کہ اس حوالے سے ہمارا دین ہمیں کیا تعلیمات دیتا ہے۔ مثال کے طور پر، میں نے انہیں بتایا کہ میں نے کئی سال قید میں گزارے ہیں اور 'ان کے لوگ' قیدیوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے ہیں۔ ان کی تذلیل کرتے ہیں...انہیں برہنہ کرکے ان کی شرمگاہوں کی بے حرمتی کرتے ہیں ... ان کی عصمت دری کرتے ہیں۔ اور میں نے انہیں احساس دلایا کہ اس کے مقابل ہم

"ہم نے انہیں یہ باور کروایا کہ وہ جن اداروں کے ساتھ کام کر رہے ہیں وہ صرف لوگوں کو استعمال کرتے ہیں، اور جب یہ لوگ کسی مصیبت میں پھنس جاتے ہیں، تو وہ انہیں بھول کر دوسرے لوگوں کے ساتھ اپنے تعلقات بنا لیتے ہیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ اس کے برعکس ہم اپنے قیدی بھائیوں اور بہنوں کی رہائی کے لیے اپنی آزادی کو خطرے میں ڈالنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔

ان کے ساتھ کتنا انسانی سلوک کر رہے ہیں اور ان کی جسمانی ضروریات کا کتنا خیال رکھتے ہیں۔[۱]

۱۔ جب چچا اسحاق گرفتار ہوئے اسی وقت سے مجاہدین کی قیادت نے ان کی پیرانہ سالی دیکھتے ہوئے ان کی حفاظت پر معمور مجاہدین کو حسنِ تعامل کی خصوصی ہدایات دی تھیں۔ مجاہدین آپ کے کھانے پینے ، دوا اور دیگر ضروریات کا پورا اہتمام رکھتے۔ آپ رحمہ اللہ کی خاص امریکی طرز کی خوراک کہ جس کا وزیرستان کے معاشرے میں کوئی وجود نہیں تھا... اس کا پورا بندوبست کیا جاتا۔ اور بعض اوقات انہیں فراہم کرنے کی خاطر مجاہدین اپنی سیکورٹی کو داؤ پرلگا کر بڑے شہروں سے یہ انتظامات پورے کرتے۔ اس کے ساتھ ہی آپ کے دل اور دمے کی دواؤں میں بھی ناغہ نہ ہونے دیا جاتا۔ قید کے ابتدائی دنوں میں آپ کو پیٹ کی تکلیف رہنے لگی تومجاہدین ڈاکٹروں کے چیک اپ کے بعد معلوم ہوا کہ آپ کو ساری زندگی سادہ پانی پینے کی عادت نہیں رہی اس لیے آپ کے لیے منرل واٹر تجویز کیا گیا۔ اور جو آپ کو تا دمِ شہادت مسلسل فراہم کیا جاتا رہا۔ شیخ ایمن الظواہری نے مجاہدین کو چچا اسحاق کے حوالے سے خصوصی ہدایات دیتے ہوئے فرمایاکہ ؛ 'یہ محترم آپ کے پاس قیدی نہیں بلکہ مہمان کی حیثیت سے ہیں ۔' اس لحاظ سے آپ پر ہونے والے بیت المال کے مصارف ایک عمومی مجاہد سے ۲۳ گنا زیادہ تھے۔ اور مجاہدین یہ سب اہتمامات کسی داد سمیٹنے کے لیے نہیں بلکہ اللہ کی رضا کی خاطر اس کے حکم کی تعمیل میں بجا لاتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِيناً وَيَتِيماً وَأَسِيراً {۸} إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُوراً

اور وہ اللہ کی محبت کی خاطر مسکینوں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تو تمہیں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے کھلا رہے ہیں۔ ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں اور نہ کوئی شکریہ۔

ہم نے انہیں بتایا کہ ہم (دینِ اسلام میں) اپنی خواہشاتِ نفسانی کے تابع ہوکر کوئی کام بھی نہیں کرسکتے، بلکہ ہمارا ہر کام شریعت کے مطابق ہونا چاہیے۔ ان کو ہم سمجھاتے کہ دنیا میں ناانصافی سے نجات کا یہی واحد طریقہ ہے کیونکہ ہر کوئی اگر اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے میں لگا رہے تو دنیا انصاف و سکون سے نہیں رہ سکتی!

اسی طرح اس شبہ کا ازالہ بھی ہم بار بار کرتے کہ مجاہدین اگر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ 'امریکی ہمارے بے گناہ لوگوں (مثلاً خواتین، بچوں اور بزرگوں وغیرہ) کو مار تے ہیں ... اسی لیے ہم ان سے لڑ رہے ہیں'۔ تو امریکی اور اس کے اتحادی بھی اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ 'مجاہدین ہماری ٹرینوں اور دیگر غیر فوجی تنصیبات کو بموں سے اڑاتے ہیں ...اس لیے ہم ان کا مقابلہ کر رہے ہیں'۔ اب یہ کیسے جانا جائے کہ کون سا گروہ حق پر ہے؟ تو اس کے جواب میں ہم انہیں سمجھاتے کہ کوئی بھی غیر جانبدار انسان جو اسلام کے بارے میں اور اس جنگ کے تاریخی پس منظر کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا... اگر ان دونوں فوجوں کا غیر جانبداری سے جائزہ لے گا تو بآسانی معلوم کر سکتا ہے کہ کون حق پر ہے! ہم خاص طور پر انہیں یہ باور کرواتے کہ وہ (امریکی) ہمارے قیدیوں کے ساتھ غیر انسانی سلوک کرتے ہیں لیکن دوسری جانب جب تک ہمارا دین ہمیں اجازت نہ دے ہم اپنے پاس موجود کافر قیدیوں کے ساتھ اونچی آواز میں بات بھی نہیں کرسکتے... اور اس کے شریعت میں اصول مقرر ہیں۔ ہم اس بات پر بھی روشنی ڈالتے کہ کس طرح یہ مغربی لوگ اپنے بوڑھے والدین کو اولڈ ہاؤسز Old

Houses میں چھوڑ دیتے ہیں، جب کہ ہمیں اپنے بوڑھے والدین کو 'اف' کہنا بھی ممنوع ہے۔ پھر ہم ان سے مغربی اقوام کی ہوس بھری غلیظ زندگیوں کے بارے میں بات کرتے جو شراب، فحاشی، بے حیائی (حتیٰ کہ خاندان کے افراد کے ساتھ جنسی تعلقات میں ملوث ہونے ... نعوذ باللہ من ذٰلک)، عریانی، منشیات وغیرہ میں غرق ہیں۔ پھر ہم ان سے پوچھتے کہ امریکہ کے افغانستان پر حملے کے تقریباً گیارہ سال گزرنے کے باجود بھی مجاہدین بڑھتے ہوئے کہاں سے کہاں پہنچ چکے ہیں اور دنیا کی بڑی اقتصادی قوتوں کا کیا حال ہوا ہے؟۔ اسی طرح ہم انہیں سوچنے پر مجبور کرتے کہ جن لوگوں کا کردار اتنا پست ہو کہ وہ عوامی مقامات پر کپڑے اتارنے میں چند سیکنڈ سے زیادہ نہ جھجکتے ہوں ، بھلا وہ بھی کوئی جنگ جیت سکتے ہیں؟!

مذکورہ بالا باتیں کوئی محض ایک آدھ بار ان کے کان سے نہیں گزریں بلکہ مختلف انداز پیراؤں سے مستقل اس موضوع پر ان سے گفتگو چلتی رہتی۔ ان باتوں کو یہاں درج کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قارئین کو اندازہ ہوسکے کہ ان کے شعور میں پیش رفت کیسے ہورہی تھی۔یہاں ایک بات کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ میں، کم و بیش ہمیشہ ہی اسحاق صاحب کی نظر میں ان باتوں کی (چھپی ہوئی) قبولیت کو محسوس کرتا تھا۔ جب بھی ہم ان موضوعات پر گفتگو کرتے ...خجالت اور احساسِ جرم سے ان کی آنکھیں اور کبھی کبھی سر بھی جھک جاتا۔

کچھ عرصے بعد، ہم نے اللہ کی عظمت کے بارے میں ان سے بات کرنا شروع کردی کہ وہ کس طرح اپنے بندوں کی ضرورت کے وقت مدد کرتا ہے۔ ہم انہیں اللہ سے آسانی طلب کرنے کی ترغیب دیتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے انہیں قرآن کی درج ذیل آیت کا ترجمہ پڑھ کر سنایا:

{أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ}

”بھلا وہ کون ہے کہ جب کوئی بے قرار اسے پکارتا ہے تو وہ اس کی دعا قبول کرتا ہے، اور تکلیف دور کردیتا ہے اور جو تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے؟ کیا (پھر بھی تم کہتے ہو کہ) اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے؟ نہیں ! بلکہ تم بہت کم نصیحت قبول کرتے ہو۔“النمل ٦٢

اس آیت نے بظاہر ان کے دل کو چھو لیا اور بالآخر وہ کہہ اٹھے ،”میں ہی وہ شخص ہوں جو بے قرار ہے!“ انہوں نے اپنے پاس موجود انگریزی ترجمے والے مصحفِ قرآن میں وہ صفحہ نمبر نوٹ کرلیا۔ یہ مصحف پہلے ہی ساتھی ان کو فراہم کرچکے تھے۔ پھر وہ کبھی کبھی مجھ سے کہتے تھے کہ وہ اللہ سے مسلسل دعائیں کر رہے ہیں۔ اور بعض مواقع پر ان شاء اللہ اور

God is great (اللہ اکبر) جیسے الفاظ بھی ان کے منہ سے نکل جاتے۔ وہ کبھی کبھی اپنے کمرے میں اکیلے ہوتے ہوئے قرآن مجید بھی پڑھتے تھے۔ دھیرے دھیرے میں نے ان کے ردِ عمل میں کچھ تبدیلی ہوتے دیکھی۔ جب بھی میں انہیں انبیاء اور صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے قصے سناتا وہ ان باتوں کو بڑی دلچسپی سے سنتے اور بظاہر ان پر غور کرنے کی کوشش کرتے۔ میں نے انہیں سیدناعمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے چند قصے سنائے اور بتایا کہ کس طرح مسلمانوں اور اسلام کے سخت دشمن ہونے کے باوجود وہ ایمان لے آئے۔

اس آیت نے بظاہر ان کے دل کو چھو لیا اور بالآخر وہ کہہ اٹھے، میں ہی وہ شخص ہوں جو بے قرار ہے! انہوں نے اپنے پاس موجود انگریزی ترجمے والے مصحف قرآن میں وہ صفحہ نمبر نوٹ کرلیا۔

یاد رکھیں، یہ تمام باتیں ہم ان سے پوچھ گچھ کے دوران کرتے تھے۔ آخری تفتیشی سیشن کے بعد میں ان کی جگہ سے چند ہفتوں کے لیے روانہ ہوا اور اسی دوران انہیں اسلام قبول کرنے کی توفیق ہوئی۔ اس آخری مجلس میں میں نے انہیں بہت کھلے انداز میں کہہ دیا کہ اگر آپ نے اسلام قبول نہیں کیا اور اسی حالت پر آپ کو موت آگئی تو جہنم کی آگ میں آپ ہمیشہ کے لیے جلتے رہیں گے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ اگر وہ اس دنیاوی قید کی معمولی سی مشقتیں برداشت نہیں کرسکتے تو آخرت کا لامتناہی رنج و الم کیسے برداشت کریں گے؟ آپ کی بیوی اور بیٹیوں سمیت کوئی بھی آپ کو اس ناختم ہونے والے عذاب سے نہیں بچا سکتا۔ میں نے ان سے کہا کہ شاید اللہ اس جگہ آپ کو اس لیے لایا ہے کہ کوئی دو ٹوک انداز میں آپ کو سچائی سے آگاہ کرسکے اور آپ خبردار ہوجائیں۔ تاکہ قیامت کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے آپ یہ نہ کہہ سکیں کہ مجھے تو اس کا علم نہیں تھا! اس پر وہ دھیرے سے کہنے لگے؛ 'مجھے خود بھی اس بات کا احساس ہے کہ میرے یہاں آنے کی کوئی وجہ ہے۔'

23 فروری 2013 کو، میں تفتیشی رپورٹ لکھنے کے لیے اسحاق صاحب کی جگہ سے چند ہفتوں کے لیے رخصت ہوا اور ان کے ساتھ موجود بھائیوں سے کہا کہ وارن وائن سٹائن کو ذرا شیخ انور العولقی کے لیکچرز سننے کے لیے دیں۔
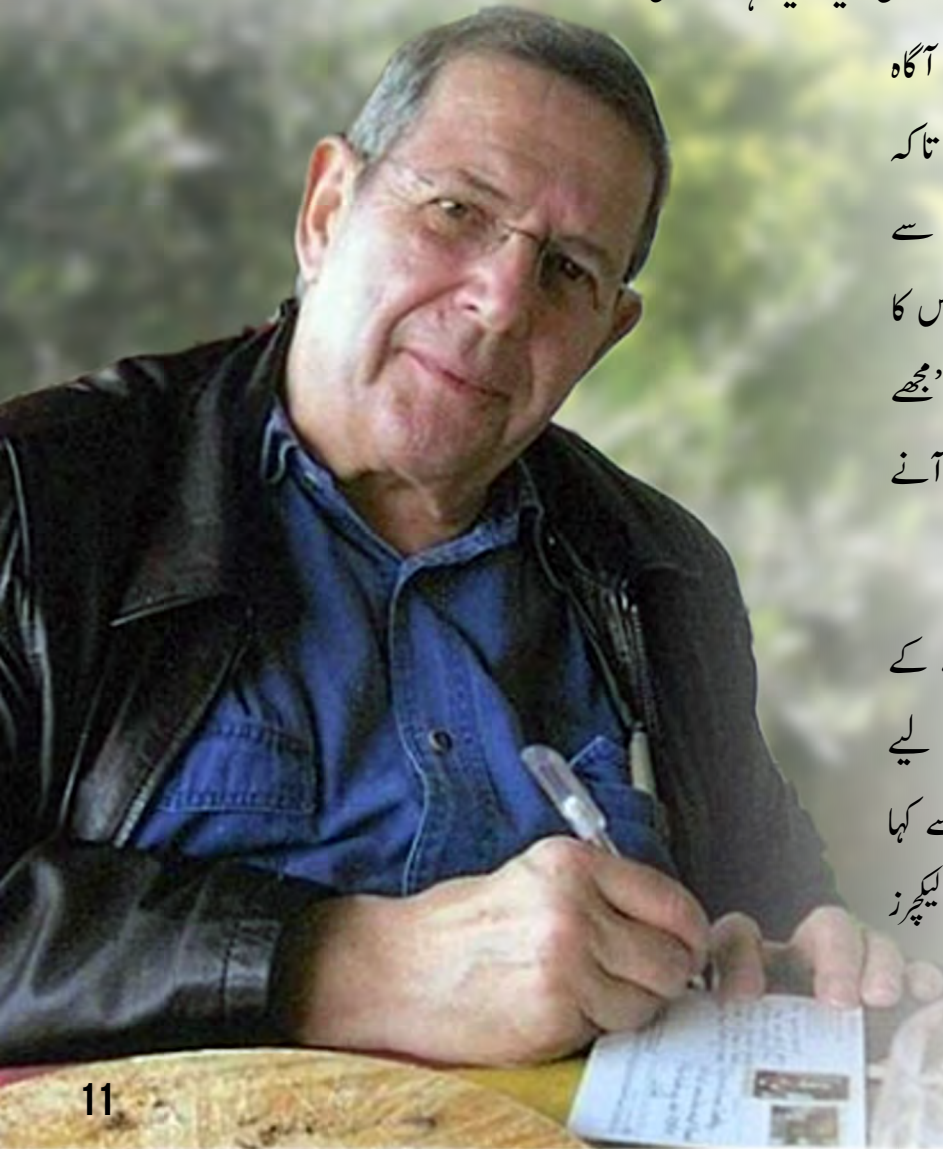
پانچ دن بعد، ۲۸فروری۲۰۱۳ کو، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان کو اسلام قبول کرنے کی نعمت سے نوازا۔ یہ سب ایسے وقت میں ہوا کہ جب میں وہاں نہیں تھا اور مجھے تقریباً ایک ماہ بعد ایک بھائی کے خط سے اس کا علم ہوا۔[1]

۱۔ چچا اسحاق کو حراست میں لیے جانے کے ڈیڑھ سال بعد ان کی خدمت اور حفاظت پر معمور ساتھیوں کو ان کے اندر کچھ عجیب تبدیلیاں محسوس ہوئیں۔ آپ کے انداز اور گفتار نہایت دھیمے اور مؤدبانہ ہوتے گئے۔ ضرورت کے چند جملوں کے سوا آپ سارا دن خاموش رہتے۔ دن کے پیشتر حصے میں آپ کانوں میں ایم پی تھری ائیر فونز لگائے شیخ انور العولقی کے دروس سنتے رہتے۔ وہ فروری ۲۰۱۳ کی ایک سرد رات تھی جب مسٹر وارن وائن سٹائن نے اپنے برابر میں موجود مجاہدین کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ رات کے تقریباً ایک بج رہے تھے۔ ایک مجاہد بیدار تھا جو اپنی پہریداری کے فرائض انجام دے رہا تھا۔ دروازے پر دستک سن کر وہ چلتا ہوا وارن وائن سٹائن کے پاس آیا اور پوچھنے لگا؛ ”آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟“... ”جی! میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ میں تم لوگوں کے دین میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں؟“ یہ سن کر اس مجاہد کا پہلا فطری ردِ عمل یہ تھا کہ اس نے اپنی کلائی سے بندھی گھڑی پر ایک نگاہ ڈالی اور حیرت سے پوچھنے لگا؛ ”ابھی ابھی؟!!“... چچا تیز رفتاری سے بولے؛ ”ہاں! کیونکہ اگر میں اسی رات تمہارے دین میں داخل ہوئے بغیر مر گیا تو سیدھا آگ میں جاؤں گا“۔ وہ مجاہد دوڑتا ہوا دیگر ساتھیوں کی طرف گیا اور زور زور سے چلانے لگا۔ ”اٹھو! اٹھو! چاچا کلمہ پڑھنا چاہتا ہے!“ مرکز میں موجود پانچوں ساتھی اپنے بستروں سے اچھل کر اٹھے اور اپنی آنکھوں کو ملتے ہوئے دوڑ کر مسٹر وارن وائن سٹائن کے پاس آئے۔ ”میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں“۔ ”ٹھیک ہے! میں کلمہ پڑھتا جاؤں گا اور آپ میرے پیچھے دہراتے جائیے“، مرکز کے امیر فیصل مزمل بھائی (اسلام آباد سے تعلق رکھنے والے ایک مجاہد) نے کہا۔ ”لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ“۔ تکبیر... اللہ اکبر!!! کی صداؤں سے یہ چھوٹا سا مرکز گونج اٹھا۔ اِدھر موجود سب افراد اپنی نم آنکھیں لیے ایک شخصیت سے گلے مل کر ان کا ماتھا چوم رہے تھے۔ جی ہاں یہ شخص چچا اسحاق تھے... ڈھائی ارب مسلمانوں کی سوسائٹی میں ایک نئے رکن کا اضافہ ہوچکا تھا۔ ساتھیوں نے رات میں ہی پانی گرم کیا اور چچا اسحاق کو نہانے کے لیے دیا۔ ایک ساتھی نے اپنے صاف ستھرے شلوار قمیص چچا اسحاق کو تھمائے۔ نہا کر جب چچا باہر آئے تو کہنے لگے ”میں نے رات والی نماز (عشاء) نہیں ادا کی ...“ مجاہد فیصل مزمل نے ترتیب وار آپ کو نماز پڑھنا سکھائی۔ یہ وزیرستان میں جمعے کی ایک حسین رات کا قصہ تھا۔

نہا کر جب چچا باہر آئے تو کہنے لگے

”میں نے رات والی نماز (عشاء) نہیں ادا کی“

اسلام قبول کرنے کے بعد

میں گیارہ اپریل ۲۰۱۳ کو دوبارہ اسحاق صاحب کی جگہ پر گیا... یہ پہلا موقع تھا جب میں ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد انہیں دیکھ رہا تھا۔ اس جگہ پہنچنے سے پہلے، ایک ساتھی نے مجھے بتایا کہ اسحاق صاحب نیکیوں کے حصول کے لیے کس قدر کوشاں ہیں۔ بھائی نے مجھے بتایا کہ وہ نماز سیکھ چکے ہیں۔ قرآن کی تلاوت کرتے ہیں، کتابیں پڑھتے ہیں... اور عربی سیکھ رہے ہیں۔[1]

بھائی نے مجھے بتایا یہ بھی بتایا کہ الحمدللہ اسحاق صاحب بلا کا حافظہ رکھتے ہیں اور کسی بھی چیز کو انتہائی سرعت سے سیکھ جاتے ہیں۔ اور حیرت کی بات یہ کہ سبحان اللہ،اس بھائی کی باتیں میرے لیے بالکل نئی نہیں تھیں کیونکہ اس وقت تک میں اسحاق صاحب کے ساتھ (تحقیقاتی نشستوں میں) ایک طویل عرصہ گزار چکا تھا۔ مجھے اچھی طرح معلوم تھا کہ اللہ سبحانہ وتعالٰی نے انہیں کس قسم کی عقل سے نوازا ہے۔ بھائی نے مجھے یہ بھی بتایا کہ اب ان کا چہرہ بالکل بدل گیا ہے اور ان کے چہرے پر نورِ (ایمان) کا مشاہدہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

[1] ۱۔ جب شیخ ایمن الظواہری کو مسٹر وارن وائن سٹائن کے اسلام قبول کرنے کا علم ہوا تو آپ نے ہدیے کے طور پر انہیں ایک لیپ ٹاپ بھیجا۔ چچا اسحاق کے دل میں اس تحفے کی بڑی قدر تھی اور آپ اس کو علم کے حصول کے لیے استعمال کرتے تھے۔
ادارہ السحاب کے پاس بعض ایسی ویڈیوز موجود تھیں جن میں چچا اسحاق لیپ ٹاپ پر کتب کے مطالعے میں نظر آتے ہیں۔ لیکن بالافسوس شمالی وزیرستان آپریشن کے نتیجے میں یہ ڈیٹا ضائع ہوگیا۔

پھر جب میں نے اسحاق صاحب کو دیکھا تو ماشاء اللہ میں نے خود ان کے چہرے پر ایمان کے نور کا مشاہدہ کیا۔ جس لمحے میں ان کے کمرے میں داخل ہوا، انہوں نے مصافحہ کے لیے میری طرف ہاتھ بڑھایا... اور جب سے میں انہیں جانتا ہوں، وہ پہلی مرتبہ ہی یوں کر رہے تھے۔ میں نے بھی انہیں مصافحہ کیا (اور یقیناً پہلی بار ہی کیا)، گلے لگایا اور ان کی پیشانی کا بوسہ لیا۔

دو اہم کام!

اس وقت مجھے اپنے سامنے دو نہایت اہم کام نظر آرہے تھے۔ اول؛ اسحاق صاحب کو مطلوبہ تربیت سے گزارنے کی کوشش کرنا۔ دوم؛ اطمینان حاصل کرنے کے لیے اسحاق صاحب کی حرکات و سکنات کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لینا اور اگر ان کے معاملات درست جانب رواں ہیں تو (قیادت پر فائز) ساتھیوں کو تسلی کروانا کہ اسحاق صاحب کا قبولِ اسلام ہمیں کسی دھوکہ دینے یا ڈرامہ رچانے کے لیے نہیں ہے۔ رپورٹ کے اگلے دو حصے انہیں مشاہدات کو تفصیل سے بیان کرتے ہیں جو میں

چچا اسحاق رحمہ اللہ اسلام قبول کرنے کے چند ماہ بعد

نے اب تک اسحاق صاحب اور ان کے قبولِ اسلام کے بعد کی زندگی کے حوالے سے کیے ہیں۔

اسحاق صاحب کے روزمرہ معمولات

اسحاق صاحب عام طور پر اپنا سارا دن دین سیکھنے میں صرف کرتے ہیں۔ فجر کے وقت بیدار ہوتے ہیں، اپنے ساتھ موجود محافظ ساتھیوں کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتے ہیں ، اور جو اذکار وہ اب تک یاد کر چکے ہیں انہیں پڑھ کر ہلکی پھلکی سی ورزش (سٹریچنگ اور واک وغیرہ) کرتے ہیں۔

ورزش کے دوران، وہ عام طور پر شیخ انور العولقی رحمۃ اللہ علیہ کے لیکچرز 'سیرتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' سنتے ہیں۔ شیخ انور العولقی کی سیرت والا پورا دورہ وہ پہلے بھی ایک بار ختم کر چکے ہیں اور اب دوبارہ شروع کر چکے ہیں۔ سیرت شروع کرنے سے پہلے وہ 'الرحیق المختوم' کتاب بھی مکمل پڑھ چکے ہیں۔ اس کے بعد وہ تقریباً ۹ بجے ناشتہ کرتے ہیں اور پھر عام طور پر عربی زبان سیکھنا شروع کرتے ہیں۔ ان کے پاس عربی زبان کا ایک مکمل کورس ہے جو مدینہ منورہ کی اسلامی یونیورسٹی کی جانب سے (غیر عرب افراد) کے لیے تیار کردہ ہے۔[1]

الحمدللہ، اسحاق صاحب نہ صرف عربی زبان سیکھتے ہیں ، بلکہ اپنے اردگرد کے بھائیوں کو بھی سکھاتے ہیں! لہٰذا، یہ جگہ کسی تعلیمی ادارے کا تاثر دیتی ہے۔ پھر ظہر سے پہلے تھوڑا سا آرام کرتے ہیں اور پھر جماعت سے ظہر ادا کرتے ہیں۔ ظہر کے بعد تمام ساتھی اجتماعی تعلیم میں انگریزی زبان میں 'ریاض الصالحین' کا کچھ حصہ مطالعہ کرتے ہیں۔

چونکہ اسحاق صاحب کم از کم دو مرتبہ سیرت ختم کر چکے ہیں، اس لیے جیسے ہی کوئی ساتھی حدیث سناتا ہے تو اسحاق صاحب اکثر حدیث سے حاصل ہونے والے عملی اسباق پر گفتگو کرتے ہیں۔ تمام ساتھی پھر سے عربی زبان کی تعلیم میں لگ جاتے ہیں جو تقریباً دو گھنٹے تک جاری رہتی ہے۔ اسحاق صاحب عام طور پر عصر سے پہلے کچھ آرام کرتے ہیں اور پھر جماعت سے نمازِ عصر ادا کرتے ہیں۔ اور اگر تھوڑی دیر کے لیے وہ ستانے کو لیٹ جاتے ہیں تو تب بھی کان میں مستقل سیرت النبی ﷺ کے دروس سنتے رہتے ہیں۔ اسی طرح روز مرہ کی واک (جو کہ وہ گھنٹوں کرتے ہیں) اس میں بھی وہ وقت سے استفادہ کرتے ہوئے مستقل دروس سنتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ دن میں وہ کم از کم ایک مرتبہ ایک ساتھی کے سامنے

[1] چچا اسحاق رحمہ اللہ نے اپنے قبولِ اسلام کے ابتدائی مہینوں ہی میں **اللغۃ العربیۃ لغیر ناطقین بھا** کا کورس مکمل کر لیا تھا۔ یہ کورس ویڈیو کلاسز پر مشتمل تھا جو کہ ٹورنٹو ۔ کینیڈا میں عربی زبان کے مایہ ناز استاد پروفیسر آصف علی مہر نے کروایا تھا۔ یہ کورس انٹرنیٹ پر بہت عام ہے۔ چچا اسحاق کی بہت خواہش تھی کہ اگر میں اپنے وطن واپس گیا تو کینیڈا جاکر پروفیسر آصف علی مہر سے ضرور ملاقات کروں گا اور ان کا شکریہ ادا کروں گا کہ ان کی پُر زور محنتوں کی بدولت میں عربی زبان اور اسلام کے بہت سے احکام سیکھ پایا۔ یہاں یہ بات مدِ نظر رہے کہ پروفیسر آصف علی مہر اور ان کے ادارے کا القاعدہ یا کسی بھی جہادی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ فقط اتفاقاً ایک مجاہد بھائی نے انٹرنیٹ پر عربی سیکھنے کی غرض سے سرچ کی تو انہیں ان محترم پروفیسر صاحب کے لیکچرز مل گئے، جنہیں وہ بھائی لے کر وزیرستان آگیا۔ مگر کچھ ہی عرصے میں ان کے لیکچرز مجاہدین کی صفوں میں اتنے 'وائرل' ہوئے کہ بیسیوں غیر عرب مجاہدین نے ان کی بدولت عربی زبان سیکھی۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔

(اونچی آواز سے) نماز پڑھتے ہیں تاکہ نماز میں اگر اب بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو دور ہوسکے۔ اپنی تلاوت بہتر بنانے کے لیے وہ اسی بھائی کو قرآن کا کچھ حصہ بھی پڑھ کر سناتے ہیں۔ تمام ساتھی مغرب اور عشاء کی نماز بھی باجماعت ادا کرتے ہیں۔ رات کا کھانا کھانے کے بعد، وہ عام طور پر سیرت النبی ﷺ سنتے ہوئے ایک یا دو گھنٹے پھر سے واک کرتے ہیں اور تقریباً ساڑھے دس بجے سو جاتے ہیں۔

ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد، ان کے اور ان کے اردگرد بھائیوں (محافظوں) کے درمیان تعلقات بہت دوستانہ اور محبت بھرے ہو چکے ہیں۔ ساتھی ان کے ساتھ بہت محبت سے پیش آتے ہیں اور اسحاق صاحب انہیں نصیحتیں بھی کرتے رہتے ہیں اور وہ چیزیں سکھاتے رہتے ہیں جو عموماً معمر حضرات اپنی عمر کے تجربوں سے سیکھتے ہیں۔ بعض اوقات سب ساتھی مل کر اسحاق صاحب کے کمرے میں ان کی ہدایت کے مطابق کھانا بھی پکاتے ہیں۔ لہٰذا مجموعی طور پر بحمد اللہ ان کا ماحول اچھا اور صحت مند ہے۔[1]

[1] یہ مزمل فیصل بھائی کا خط[2] ہے جو انہوں نے چچا اسحاق کو رمضان کی آمد پر ان کی زندگی کا پہلا روزہ رکھنے کے موقع پر لکھا۔ اور دائیں جانب چچا اسحاق کی جانب سے اس خط کا جواب[3] ہے۔ (خطوط کا اردو ترجمہ اگلے صفحے کے حاشیے میں ملاحظہ فرمائیے!)

Dear Brother Ishaaq!

How is your first day of fasting? I hope Allah, the exalted, made it easy on you. Dear brother, patience has virtues and benefits. Allah has said, "Verily Allah is with as-Sabireen (those who are patient)." Fasting is a form of worship which requires patience, and we expect reward from Allah, the all seeing, all knowing.

May Allah grant you ever improving eman and best of health. May he, the exalted reward you from the best in this lasting world and never lasting hereafter.

Do remember us in your prayers.

Your brothers in Islam

Dear Brothers in Islam,

I thank you for your letter. The first day of fasting is almost complete. Alhamdulillah it went well. I would have liked to have my Quran and my Arabic books with me to study and read during the fast but these have still not been brought to our new place. There is also no computer as my computer is broken.

Mashallah, The new place is very much better than where we were. There is an air conditioner in my room which works when electricity comes. This has helped my asthma very much.

Fortunately Allah Ta'Aalah has enabled me to have the patience for the fast. I remember all of you daily in my prayers and I pray that Allah, the Exalted, will hear my prayers and will respond favorably to them as we are all in His hands.

Do remember me in your prayers.

Your Brother in Islam,

Ishaaq.

یہ فیصل مزمل بھائی (عرف عثمان) کی طرف سے چچا اسحاق کے نام ایک اور خط[4] ہے جس میں ان کی نئی جگہ پر شفٹنگ کے حوالے سے بات کی گئی ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Dear Brother Ishaq,

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

I came to tell you but maybe you were sleeping. A brother came and told me that tonight, after Iftaar, we will be moving to our new place. If you need any assistance for packing, this brother and others including me are available.

Regards.

Usman.
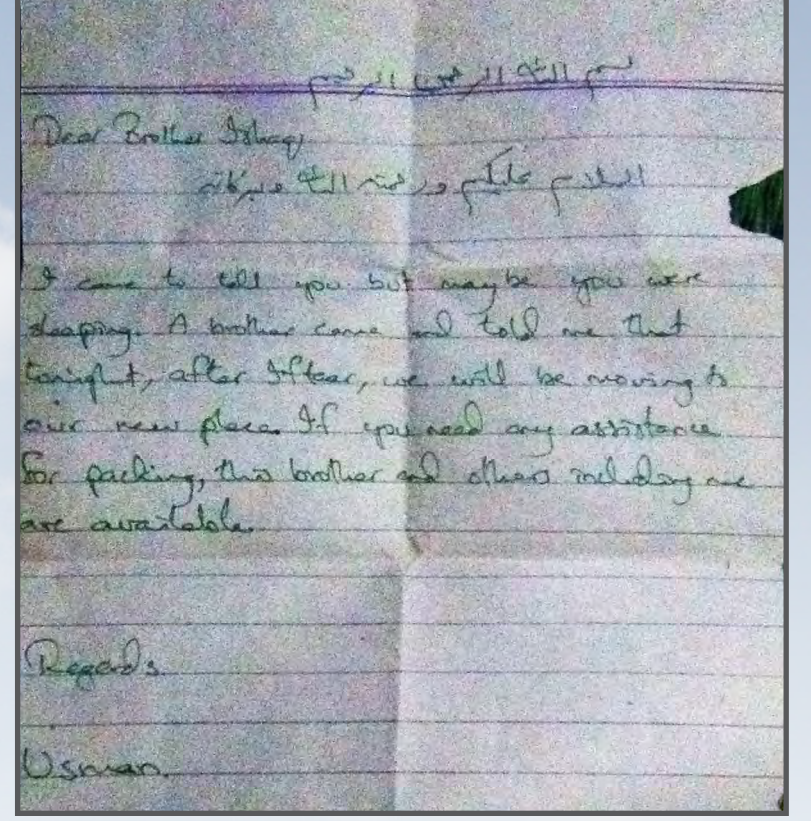
جب میں ان سے ملنے گیا تو میں نے بھائیوں سے کہا کہ وہ میرا بستر اسحاق صاحب کے کمرے میں ہی لگا دیں اور یہ گیارہ راتیں میں ان کے کمرے میں ہی سوتا رہا۔ اپنے دن کا بڑا حصہ میں ان کے کمرے میں ہی گزارتا تھا۔

میں نے ان کے لیے ایک آسان سا ابتدائی نصاب بنایا ہے جو درج ذیل ہے:

- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم... از شیخ انور العولقی (جسے وہ ایک بار مکمل کر کے دوسری مرتبہ شروع کر چکے ہیں)
- ایک بھائی کو دن میں کم از کم ایک بار نماز پڑھ کر سنانا تاکہ ان کے نماز کے معیار کو بہتر بنایا جائے
- اسی بھائی کے ساتھ دن میں کم از کم ایک بار قرآن کریم کا کچھ حصہ پڑھنا... تاکہ تلاوت بہتر ہو سکے
- عربی زبان ... جو وہ پہلے ہی سیکھ رہے ہیں۔ اور بحمد اللہ وہ بہت تیزی سے اس علم میں ترقی کر رہے ہیں

اسی طرح میں نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی سیرت شروع کرنے کا بھی ان کو کہا ہے... جو شیخ انور العولقی کی آواز میں موجود ہیں۔ مجھے امید ہے کہ وہ جلد ہی یہ دونوں سیرتیں بھی مکمل کر لیں گے۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ آگے کے لیے کیا نصاب بنانا ہے۔ تمام ساتھیوں سے گزارش ہے کہ اپنی تجاویز بھیجیں۔ انہوں نے صلاح الدین ایوبی کی تاریخ بھی پڑھ لی ہے جو میرے ملنے سے پہلے ہی کسی بھائی نے انہیں دی تھی۔

ان کی تربیت کے حوالے سے، میری خواہش ہے کہ ان کو تدریج کے ساتھ بڑھنا چاہیے۔ اس لیے شروع میں پیچیدہ اور بڑے درجے کی کتابیں ان کے سامنے رکھنے کی بجائے، میں انہیں بنیاد سے لے کر چلنا چاہتا ہوں۔ اور جس طرح وہ آگے بڑھ رہے ہیں اس کو دیکھتے ہوئے مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ ہم جلد ہی

الشيخ الإمام الشهيد

انور العولقی

رحمه الله

ان کو ایسی کتابیں دینے کے قابل ہو جائیں گے جو جدید مسائل سے متعلق ہیں۔ ہم صرف اس وقت ان کی بنیاد مضبوط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تاکہ جدید دور کے مسائل پر ان کی گرفت بآسانی ہو سکے۔

ایک شبہ!

بھائیوں کے ذہنوں میں ایک سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ 'کیا اسحاق صاحب یہ سب افعال اخلاص سے کر رہے ہیں؟' جیسا کہ میں نے اوپر بھی بیان کیا کہ ہمیں سمجھنا چاہیے کہ انسان کمزور ہے اور اس کی بصارت محدود ہے۔ اور سب کچھ جاننے والا اور دیکھنے والا اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ ہم اپنی تمام صلاحیتوں، مشوروں اور استخاروں کے باوجود بھی صرف ایک محدود حد تک ہی چیزوں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہم اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی سے ہدایت اور بصیرت کے طلب گار ہوتے ہیں اور اسی پر ہمیں توکل ہے۔ اس دنیا میں کوئی نہیں جان سکتا کہ کسی اور کے دل میں دراصل کیا پنہاں ہے؟! اسی لیے ہمیں لوگوں کے ساتھ ان کے ظاہر کے مطابق پیش آنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

لیکن چونکہ یہ ایک بہت ہی فطری سا سوال ہے اور مجھ سمیت ہر شخص کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے، اس لیے میں نے اس کے بارے میں گہرائی سے سوچا، اور جن دنوں میں اسحاق صاحب کے ساتھ ان کے کمرے میں رہ رہا تھا تو اس موضوع کی جانچ کے لیے میں بہت سی چیزیں نوٹ کرنے کی کوشش کرتا رہا۔ ان کے ساتھ مستقل رہنے والے ساتھیوں سے بھی کھل کر اس موضوع پر مشورے میں رہا۔ ان کے کمرے میں میرے قیام نے بحمد اللہ میری توجہ بہت سے امور کی جانب مبذول کروائی جنہیں میں بعد میں زیر تحریر لاؤں گا۔

سب سے پہلے، اب تک کے تمام مشاہدات اور پہلے سے طے شدہ تجزیوں کے بعد، میں نے ابھی تک کوئی ایک چیز بھی اتنی ٹھوس نہیں پائی کہ میں یہ دعویٰ کر سکوں کہ اسحاق صاحب کوئی چال چل رہے ہیں ... اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے! اور نہ

---

۲ پیارے اسحاق بھائی! آپ کا پہلا روزہ کیسا ہے؟ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے آپ کے لیے آسان بنائے گا۔ پیارے بھائی صبر کے بہت ثواب اور فائدے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے'۔ روزہ عبادت کی ایک ایسی قسم ہے جس میں صبر کی ضرورت ہوتی ہے، اور (اس کے بدلے) ہم اللہ سے اجر کی امید رکھتے ہیں، جو سب کچھ دیکھنے اور جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ وہ آپ کو اس فانی دنیا میں اور آخرت کی کبھی ختم نہ ہونے والی زندگی میں بہترین اجر سے نوازے۔ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ آپ کے اسلامی بھائی

۳ اے دین اسلام کے میرے بھائیو، میں آپ کے خط لکھنے کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا پہلا روزہ تقریباً مکمل ہونے والا ہے۔ الحمد للہ یہ بہت اچھا گزرا۔ میں روزے کے دوران مطالعے اور تلاوت کے لیے اپنا قرآن اور اپنی عربی کتابیں ساتھ رکھنا چاہتا تھا لیکن یہ ابھی تک ہماری نئی جگہ پر نہیں لائی گئیں۔ اس جگہ پر کوئی کمپیوٹر بھی نہیں ہے اور میرا کمپیوٹر خراب پڑا ہوا ہے۔ ماشاءاللہ، یہ نئی جگہ... اُس جگہ سے بہت بہتر ہے جہاں ہم پہلے تھے۔ میرے کمرے میں ایک ایئر کنڈیشنر بھی ہے جو بجلی آنے پر کام کرتا ہے۔ اس سے میرے دمہ کے مرض میں کافی مدد ملتی ہے۔ اس کو میری خوش قسمتی کہیے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے روزے کے لیے صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ میں آپ سب کو اپنی دعاؤں میں روزانہ یاد کرتا ہوں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری دعاؤں کو سنے گا اور ان کا احسن طریقے سے جواب دے گا کیونکہ ہم سب اس کے ہاتھ میں ہیں۔ مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔ آپ کا اسلامی بھائی اسحاق!

۴ بسم اللہ الرحمن الرحیم... پیارے اسحاق بھائی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ... میں آپ کو بتانے آیا تھا لیکن شاید آپ سو رہے تھے۔ ایک ساتھی نے آکر بتایا ہے کہ آج رات افطار کے بعد ہم اپنی نئی جگہ منتقل ہو جائیں گے۔ اگر آپ کو پیکنگ کے لیے کوئی مدد درکار ہو تو یہ بھائی اور مجھ سمیت دیگر ساتھی موجود ہیں۔ والسلام... عثمان

ہی میں نے دن کے چوبیس گھنٹوں میں سے سات گھنٹے روزانہ ان کے ساتھ رہنے والے بھائیوں کی زبانی ان کے بارے میں ایسا سنا ہے جو مجھے شک میں ڈال دے۔

اس کے برعکس کئی چیزیں ایسی ہیں جو مجھے یہ یقین کرنے پر ابھارتی ہیں کہ اسحاق صاحب کے یہ افعال دھوکہ نہیں ہیں... اور یقیناً اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کے دلوں سے باخبر ہے! ان میں سے کچھ چیزیں ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں:

پچھلے نومبر سے اسحاق صاحب کو بہت قریب سے دیکھ کر، ان سے بڑے پیمانے پر پوچھ گچھ کر کے اور تفتیشی سیشنوں کے دوران کے ان کے سابقہ رویے اور اس میں آنے والے تمام اتار چڑھاؤ کو دیکھ کر، مجھے نہایت حیرت ہوگی اگر اسحاق صاحب یہ سب کچھ ہمیں دھوکہ دینے کے لیے کر رہے ہوں۔

انہوں نے راتوں رات اسلام قبول نہیں کیا! میں نے اسلام کے بارے میں ان کے رویے میں بڑھتی ہوئی ان تبدیلیوں کو باریکی سے دیکھاہے، جن کا شروع میں کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ آہستہ آہستہ ان میں یہ احساس پیدا ہونا شروع ہوا کہ ان کے لوگ اخلاقی لحاظ سے نہایت پست درجے کے ہیں... ابھی مذہبی نقطہ نظر شروع نہیں ہوا تھا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے قرآنی آیات کو ذرا دلچسپی سے سننا شروع کر دیا۔ یہ دلچسپی رفتہ رفتہ بڑھتی گئی اور انہوں نے کچھ قرآنی آیات کا انگریزی ترجمہ پڑھنا شروع کر دیا۔ پھر انہیں اچھا لگتا تھا جب ہم انہیں کچھ مخصوص قرآنی آیات پڑھ کر سناتے اور انگریزی مصحف سے ان کا ترجمہ پڑھ کر سناتے ...یا اسی طرح جب ہم انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کوئی قصہ سناتے تو اسحاق صاحب بڑے شوق سے سنتے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے خود انگریزی مصحف بھی پڑھنا شروع کر دیا۔ میں نے دیکھا کہ کبھی کبھی جب انہیں 'خدا/ God' کے بارے میں کچھ بات کرنی ہوتی ہے تو وہ 'اللہ/ Allah' کہہ جاتے ہیں۔ جبکہ اس سے پہلے وہ صرف 'God' کہتے تھے۔
ایک دن انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ اگر وہ اسلام قبول کر لیں تو کیا میں اپنی اہلیہ اور خاندان کے ساتھ زندگی گزار سکوں گا کہ وہ اہل کتاب میں سے ہیں؟ پھر انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ ان کے یہاں (یعنی قید میں) ہونے کی کوئی وجہ ہے اور وہ بہت سی چیزوں کے بارے میں فکر مند رہے۔
میں نے انہیں یہ قرآنی آیت دکھائی:

میں انہیں مسلسل کہتا کہ اللہ سے اپنے لیے آسانیاں مانگیے اور وہ جواب دیتے کہ میں ایسا کر رہا ہوں اور قرآن بھی پڑھ رہا ہوں۔ ایک موقع پر (جو مجھے یاد ہے) میں نے ان سے یہ بھی کہا تھا کہ انہیں حق کو قبول کرنے میں اپنے گھر والوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے کیونکہ ان کے گھر والے انہیں قیامت

کی ہولناکیوں سے نہیں بچا سکتے۔ وہ ان تمام باتوں کو بڑی سنجیدگی سے سنتے تھے۔ اور آخری دن میں نے انہیں بہت دو ٹوک الفاظ میں کہا کہ اگر اسلام قبول کیے بغیر آپ کو موت آگئی تو سیدھا جہنم میں جائیں گے۔ اور اس سب کے آخر میں ان کا یہی تبصرہ تھا کہ 'مجھے لگتا ہے کہ یہ سب کچھ ہونے کی کوئی وجہ ہے'۔ وہ اپنی قید کے بارے میں بات کر رہے تھے۔

"وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہوں نے قرآنی آیات کو ذرا دلچسپی سے سننا شروع کر دیا۔ یہ دلچسپی رفتہ رفتہ بڑھتی گئی اور انہوں نے کچھ قرآنی آیات کا انگریزی ترجمہ پڑھنا شروع کردیا...

نوٹ: اگلے چند نکات وہ مشاہدات ہیں جو میں نے اسحاق صاحب کے ساتھ ان کے کمرے میں تقریباً گیارہ دن رہتے ہوئے کیے تھے۔

- جب میں نے ان کے (اسلام قبول کرنے کے بعد) انہیں پہلی بار دیکھا تو میں نے کوئی بھی ایسی چیز ان میں نہیں دیکھی جس کی بنیاد پر میں یہ کہہ سکوں کہ انہوں نے دنیاوی فائدے کے لیے اسلام قبول کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ اوپر بیان ہوا، میں نے جس چیز کا ان میں اضافہ دیکھا وہ ان کے چہرے پر ایمان کا نور تھا۔ اسحاق صاحب کے امور کے ذمے دار بھائی نے بھی اس بات کا مشاہدہ کیا تھا۔
- میں نے انہیں اپنی عبادتوں پر ڈٹنے والا پایا۔ مثال کے طور پر، میں نے انہیں کبھی نماز میں تاخیر کرتے نہیں دیکھا ... اور شاید واللہ اعلم ایک بار بھی نہیں۔ جس لمحے بھائی آذان دیتے ہیں، اسحاق صاحب ہی شاید وہ پہلے شخص ہوتے ہیں جو اٹھ کر نماز کی تیاری شروع کرتے ہیں۔ بعض اوقات بھائی عربی کی کلاس کے اختتام پر آرام کا وقفہ کرتے ہیں۔ اسحاق صاحب بڑھاپے کی وجہ سے تھک جاتے ہیں اور تھوڑا ستا رہے ہوتے ہیں لیکن اذان سنتے ہی فوراً وہ اپنا بستر چھوڑ کر وضو کے لیے اٹھ جاتے ہیں۔ میں نے یہ بھی دیکھا کہ وہ آنکھیں بند کر کے رب کے حضور طویل دعائیں کر رہے ہوتے ہیں اور بظاہر وہ اس طرح اپنے ذہن کو اللہ کی طرف مرکوز کر رہے ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ، انہوں نے مجھے عالم غرب کے بعض نو مسلموں کی یاد دلا دی ہے جن کا عبادت کے لیے اخلاص اور جذبہ ان پر پہلی نظر میں ہی نظر آجاتا تھا۔
- میں نے انہیں کئی مرتبہ غیبت کے حوالے سے بہت محتاط دیکھا ہے۔ اگر وہ اپنے ساتھ رہنے والے کسی بھائی کے بارے میں کوئی عمومی سی بات بھی بتا رہے ہوتے ہیں تو اس میں بھی اس کا نام نہیں لیتے کہ کہیں یہ جملہ غیبت میں نہ چلا جائے۔ کم از کم میری عقل میں، کوئی شخص جتنا تصنع بھی کر لے اپنے گفتار میں اتنی احتیاط نہیں کر سکتا۔
- میں نے انہیں بہت سے مواقع پر بھائیوں کی عملاً مدد کرتے دیکھا ہے... مثلاً نماز کی چادر بچھانے ...اسے لپیٹنے میں، بستر یا میز کو اپنے کمرے میں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرتے ہوئے وغیرہ۔ میں نے ان میں سخاوت بھی پائی... وہ اپنی کھانے کی چیزیں بزور ساتھیوں کو دیتے ہیں، جس طرح خاندانوں میں بوڑھے لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔
- انہوں نے مجھے ایک بار بتایا کہ کبھی کبھار جب انہیں لگتا ہے کہ وہ چیزوں کو بہت جلد بھول جاتے ہیں (مثلاً بھول کر بائیں ہاتھ سے کھانا پینا وغیرہ) تو وہ اللہ سے شرمندگی سے سوال کرتے ہیں کہ 'یا اللہ کیا مجھ سے کوئی غلطی سرزد ہوگئی

ہے؟ مجھے امید یہی ہے کہ آپ مجھ سے ناخوش نہیں ہوں گے!' اور انہوں نے اپنا چہرہ آسمان کی طرف اٹھایا اور مجھے دکھایا کہ وہ ایسے کرتے ہیں۔ سبحان اللہ، وہ جو کچھ کہہ رہا تھے اس میں بہت سچے نظر آرہے تھے ... اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے!

- انہوں نے کبھی بھی مجھ سے گفتگو کرتے ہوئے اپنی رہائی کے موضوع کو قبولِ اسلام سے نہیں جوڑا۔ اس کے برعکس میں نے انہیں کئی مرتبہ یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے اپنا سب کچھ اللہ کو سونپ دیا ہے۔
- میں نے ایک بار ان سے پوچھا کہ اگر وہ اُس رات (قبولِ اسلام کے بعد) فوت ہوجاتے تو کیا وہ خود کو کامیاب سمجھتے؟ اور انہوں نے مضبوطی سے اثبات میں جواب دیا؛ جی ہاں! میں نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ کو موت کا کوئی خوف ہے، تو کہنے لگے؛ نہیں!
- جب میں ان کے اسلام قبول کرنے سے پہلے ان کی جگہ سے رخصت ہورہا تھا، تو میں نے شیخ انور العولقی کے چند ویڈیو کلپس ساتھیوں کو دیے تھے کہ یہ وارن وائن سٹائن کو دکھائیے۔ بعد میں اسحاق صاحب نے مجھے بتایا کہ جن چیزوں نے انہیں اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کرنے پر اکسایا ان میں سے ایک شیخ انور العولقی کا وہ ویڈیو لیکچر تھا جس میں انہوں نے کسی انسان کی زندگی میں پیش آئے اس موقع کے بارے میں بات کی تھی جب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کسی بندے کو "کسی نیک عمل کی توفیق" سے نوازتا ہے۔ یہ لمحہ اس کی زندگی اور اس کی دنیا کو مکمل طور پر بدل دیتا ہے! سبحان اللہ، میں بخوبی سمجھ گیا کہ اسحاق صاحب کس کے بارے میں بات کر رہے ہیں کیونکہ میں ایک ایسے بھائی کو جانتا ہوں جس نے اپنی زندگی کے ایک مرحلے پر یہی لیکچر سن کر زندگی بدلنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسحاق صاحب نے اس کلپ کو میری اور ان کے درمیان اوپر درج گفتگو کے فوراً بعد دیکھا۔ پس یہ کلپ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ان کے لیے رحمت ثابت ہوا۔ (یہ کلپ اس رپورٹ کے ساتھ ہی میں بھیج رہا ہوں) براہ کرم اسے '۸:۳۰' سے '۱۹:۳۰' تک دیکھیں۔ اور کچھ لمحے کے لیے خود کو اسحاق صاحب کی جگہ رکھ کر تصور کریں کہ کس طرح اس کلپ کا ان پر اثر پڑا ہوگا اور اسلام قبول کرنے کے لیے ان کا دل کس حد تک اس کلپ سے کھلا ہوگا۔
- انہوں نے مجھے عمومی گپ شپ میں یہ بھی بتایا کہ انہوں نے (اسلام قبول کرنے کا) فیصلہ انتہائی احتیاط سے کیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ اگر وہ کبھی اس فیصلے کو بدلیں گے تو وہ (اللہ کی پکڑ میں آکر) بڑی مصیبت میں جاپڑیں گے۔
- ایک دفعہ میری غیر موجودگی میں کئی دنوں تک ان کے دانت میں شدید درد رہا۔ انہوں نے اس درد کی شدت کو ساتھیوں کے سامنے نہایت معمولی سے انداز میں بیان کیا۔ بعد میں جب میں ان سے ملنے گیا تو (ان کے بولنے کے انداز سے) مجھے معلوم ہوا کہ درد بہت شدید تھا اور ان کے مطابق یہ ان کی زندگی کے چند انتہائی تکلیف دہ دن تھے۔ انہوں نے کہا کہ میں صبر کر رہا ہوں۔
- ایک دفعہ وہ کچھ باتوں پر پریشان تھے اور کھانا بھی نہیں کھا رہے تھے۔ بارش کا دن تھا اور ایک بھائی ان کی جگہ سے کچھ دور گیا ہوا تھا۔ میرا خیال ہے کہ بھائیوں نے انہیں بتایا کہ انہوں نے اس بھائی کو ان کے (یعنی اسحاق صاحب کے) کسی کام یا اس طرح کے کام کے لیے بھیجا ہوا ہے۔ اسحاق صاحب کو بہت دکھ ہوا اور بھائیوں سے پوچھا کہ انہوں نے اس بارش کے موسم میں اسے کیوں بھیجا وہ کسی مصیبت میں پڑ سکتا ہے! اسحاق صاحب نے یا تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس کی بحفاظت واپسی کی دعا کی یا پھر ارادہ کیا کہ اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس بھائی کو بحفاظت واپس لے آئے تو کھانا شروع کر

دیں گے۔ اور چند منٹوں میں بھائی آگیا۔ اسحاق صاحب بہت خوش ہوئے اور آج تک اس واقعہ کو اپنی دعا کی قبولیت کے طور پر (بڑے جوش سے) بیان کرتے ہیں۔ اس چھوٹے سے واقعے سے اسحاق صاحب کا دل بہت مطمئن اور پُرسکون نظر آتا ہے، اور ان کو اپنے رب سے گمان ہے کہ اللہ ان کے ساتھ اپنا خاص کرم فرما رہا ہے۔

- ایک بار ہمارے قریب کے علاقے میں طاغوتی فوجوں کی طرف سے مارٹر کی گولہ باری شروع ہوگئی اور ہمیں معلومات ملیں کہ بہت سے لوگ اس میں شہید ہوگئے ہیں۔ میں نے کچھ بھائیوں سے جو عمومی روٹین کی گفتگو میں مصروف تھے کہا کہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں بہنوں کے لیے دعا کریں ... کیونکہ حالات اب بھی کشیدہ تھے اور گولہ باری کا سلسلہ وقفے

وقفے سے جاری تھا۔ بھائیوں نے شاید بعد میں دعا شروع کرلی ہوگی لیکن میں نے سرِدست تو ان کے رویے میں فوراً کوئی تبدیلی نہیں دیکھی۔ مگر جب میں نے اسحاق صاحب سے علیحدہ سے دعا کی درخواست کی... اور وہ اس وقت بیت الخلاء جا رہے تھے... تو ادھر ہی رک گئے اور ہاتھ اٹھا کر اللہ کے دربار میں محوِ دعا ہوگئے۔
- وہ قرآن کی مختصر سورتیں حفظ کر رہے ہیں، اس لیے میں کبھی کبھی نمازِ مغرب میں بالقصد وہ سورتیں پڑھ لیتا تھا جو وہ اس وقت سیکھ رہے تھے۔ تاہم میں نے ان سے کبھی اس کا ذکر نہیں کیا۔ ایک دن جب میں ان کی جگہ سے رخصت ہونے لگا تو انہوں نے اس عمل پر میرا شکریہ ادا کیا اور مجھے 'جزاک اللہ خیرا' کہنے کے لیے خاص (اپنے کمرے سے) آئے۔
- اسحاق صاحب کا اسلام قبول کرنے سے پہلے کمرہ نہایت اندھیرا اور بیت الخلاء کا منظر نہایت ناگوار ہوتا تھا! اب الحمد للہ یہ کمرہ بالکل کسی بھی اور کمرے کی طرح ہے۔ بیت الخلاء بھی صاف ستھرا اور مرتب ہے۔ بھائی ضرورت پڑنے پر ان کا بیت الخلاء بھی استعمال کر لیتے ہیں... جبکہ اس سے پہلے بہت سے لوگ اس کام کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے! تمام تعریفیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں اسلام سے نوازا۔
- ایک بار عمومی بات چیت میں، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ سوچ رہے ہیں کہ وہ امریکہ واپس جاتے ہوئے ہوائی جہاز میں اپنی نمازوں کے اوقات کا انتظام کیسے کریں گے۔ اتنے لمبے سفر کی بابت بھی ان کی سب سے اول فکر نماز کے اوقات کے بارے میں تھی۔ ایک بار وہ مجھ سے پوچھنے لگے کہ کیا میرے لیے ان کے گھر کے قریب کی مسجد کو جاننے کے لیے انٹرنیٹ پر سرچ کرنا ممکن ہے پھر خود ہی سے کہنے لگے کہ میں رہا ہو کر یہ کام خود ہی کرلوں گا۔ (اصل الفاظ اب مجھے یاد نہیں) تاہم، یہ جان لیں کہ انہوں نے ان باتوں کا اظہار صرف ہلکی پھلکی گفتگو کے دوران کیا تھا اور مجھے نہیں لگتا کہ یہ سوچے سمجھے کسی پلان کے تحت تھے۔
- میں نے انہیں ایک بہت ہی خوبصورت ویڈیو نشید (اپنے کمپیوٹر پر) دکھایا جس میں منشد اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظمت و حمد بیان کر رہا ہے۔ نشید عربی میں انگریزی سب ٹائٹلز کے ساتھ تھا۔ اسحاق صاحب کو یہ بہت پسند آیا اور انہوں نے بعد میں مجھ سے کہا کہ میں انہیں بھی یہ ویڈیو نشید کاپی کر دوں۔

یہ چند نکات اور مشاہدات تھے... ان کے قبل از اسلام اور اس کے بعد کے... جو ہمیں ان کی سچائی کے کچھ اشارے دیتے ہیں۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ کوئی بھی یہ نہیں جان سکتا کہ کسی اور کے دل میں کیا بات ہے اور ہمیں ہدایت کی گئی ہے

کہ ظاہری بنیادوں پر لوگوں کا فیصلہ کریں۔ ان شاء اللہ میں آپ بھائیوں کو وقتاً فوقتاً اسحاق صاحب اور ان کے معمولات سے باخبر رکھوں گا۔ میرا آپ حضرات کے لیے مشورہ ہے کہ بعض سمجھدار اور تجربہ کار بھائیوں کو پانچ سات دن کے لیے اسحاق صاحب کی جگہ پر بھیجیں تاکہ اسحاق صاحب اور ان کی زندگی کا مشاہدہ کیا جا سکے۔ میرے خیال میں محب اللہ (جعفر) یا عزام مناسب ہونگے۔ کیونکہ یہ اسحاق صاحب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔[۱]

۱۔ الحمدللہ مجاہدین کی قیادت نے اس معاملے کو سنجیدگی سے لیا اور چچا اسحاق سے مجاہدین قیادت کی ملاقاتوں کا انتظام کیا۔ ڈاکٹر ابو خالد باقاعدگی سے ان کے پاس میڈیکل چیک اپ کے لیے جاتے اور علاج معالجے کے بعد ان کی آپس میں اسلام، یہودیت اور عیسائیت ،امریکی حکومت کی پالیسیاں، اسرائیل اور عالم غرب کے بارے میں طویل گفتگو ہوتی۔ دونوں حضرات گھنٹوں اس قسم کے مسائل پر بحث کرتے۔ استاد احمد فاروق کو بھی ان موضوعات پر اچھی گرفت حاصل تھی۔ آپ بھی چچا اسحاق سے ملنے جاتے اور تزکیۂ نفس، تعلق باللہ، اور دیگر سیاسی موضوعات پر گفتگو کرتے۔ چچا اسحاق کا یہ سن کر استاد احمد فاروق سے عجیب لگاؤ پیدا ہوگیا تھا کہ وہ بھی نیو یارک میں پیدا ہوئے ہیں۔ اللہ ان سب پر اپنی رحمتیں نازل کرے!

شہید عدنان شکری جمعہ (کماندان محب اللّٰہ طوفان) رحمہ اللّٰہ

شہید آدم یحیی غدن (شیخ عزام امریکی) رحمہ اللّٰہ

شہید سربلند زبیر خان (ڈاکٹر ابو خالد) رحمہ اللّٰہ

شہید راجہ محمد سلمان (استاد احمد فاروق) رحمہ اللّٰہ

یہ ہمارے آپس میں باہمی مشورے کے لحاظ سے بھی ان شاء اللہ مفید ہو گا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: وَأَمۡرُهُمۡ شُورَىٰ بَيۡنَهُمۡ اور ان (اہل ایمان) کے معاملات آپس کے مشورے سے طے ہوتے ہیں۔

گزارشات

اس رپورٹ کا بقیہ حصہ درج ذیل دو اہم مسائل پر گزارشات اور مشوروں پر مشتمل ہے:

۱. مستقبل میں اسحاق صاحب کے ساتھ کیا کیا جا سکتا ہے؟
۲. ہم اسحاق صاحب کے سلسلے میں امریکی حکومت اور آئی ایس آئی کے ساتھ اپنے مذاکرات کے بیانیے اور طریقۂ کار کو کیسے بدل سکتے ہیں؟

سب سے پہلے میری قارئین سے گزارش ہے کہ اس وقت تک کوئی رائے یا فیصلہ نہ کریں جب تک کہ وہ رپورٹ کے خاتمے تک نہ پہنچ جائیں۔ معاملہ سنگین بھی ہے اور پیچیدہ بھی، اور مختلف زاویوں سے اس کا تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے فیصلوں میں ہماری رہنمائی فرمائے اور ان میں برکت ڈالے۔ ابتداء میں میں 'تفتیشی مرحلہ نمبر ایک' رپورٹ کو، گزارشات کے عنوان کے تحت چسپاں کر رہا ہوں جو میں نے تقریباً ایک ماہ قبل بھائیوں کو بھیجی تھی۔ براہ کرم یہ نوٹ فرمالیں کہ یہ رپورٹ اور سفارشات اسحاق صاحب کے اسلام قبول کرنے کے علم سے پہلے لکھی گئی تھیں۔ بلاشبہ اس رپورٹ میں پیش کی گئی گزارشات میں بہت سی تبدیلیوں کی ضرورت ہے جو کہ ردو بدل کے بعد عنقریب قارئین کو مل جائے گی۔

0000000000 (یہ حصہ ابھی شائع نہیں کرسکتے)

جدید گزارشات؛ اسحاق صاحب کے قبولِ اسلام کے بعد

اب تک، ہم اسحاق صاحب کے قبولِ اسلام سے مطمئن ہیں اور ہم مستقبل میں بھی اس کا اطمینان لیتے رہیں گے، ان شاء اللہ! اگر امور اسی طرح چلتے رہے تو میری چند گزارشات ہونگی:

سب سے پہلے، وارن وائن سٹائن کی پروفائل کا موازنہ اگر ان قیدیوں کی پروفائل سے کیا جائے جن کا نام ہم نے امریکی حکومت سے مطالبے میں کیا ہے ... یعنی شیخ خالد شیخ اور عافیہ صدیقی بہن... اور پھر اس کے ساتھ ساتھ امریکی حکومت کی جانب سے ہمارے مطالبات کے جواب میں بے کار سا ردِ عمل دیکھا جائے تو مجھے نہیں لگتا کہ امریکی حکومت کم از کم مستقبل قریب میں مجاہدین کے ساتھ مذاکرات پر آمادہ ہوگی۔ جیسا کہ اوپر میں کہہ آیا ہوں کہ میرا مطلب یہ نہیں کہ 0000 00000

اب چونکہ اسحاق صاحب پہلے ہی اسلام قبول کرچکے ہیں، اور خصوصا ہم سب اسحاق صاحب کی اسلام میں ترقی سے مطمئن ہیں تو ہمیں اپنے ذہن میں ایک بہت اہم بات یاد رکھنی چاہیے۔ وہ یہ کہ ان کی عمر ۷۲ سال ہے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ ہم مستقبل میں وہ کیا کر سکتے ہیں جس سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا کلمہ بلندہو اور اللہ عزوجل کے دشمنوں کے کلمے کو شکست

دے سکیں۔ اس لیے میں مندرجہ ذیل دو مسائل پر آزادانہ گفتگو کرنا چاہوں گا:

- اسحاق صاحب کا مستقبل اور رہائی
- امریکی حکومت یا پھر آئی ایس آئی کے ساتھ مذاکرات

اسحاق صاحب کا مستقبل اور رہائی

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، اسحاق صاحب کی عمر تقریباً 72 سال ہے اور صرف اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کی مزید کتنی زندگی لکھی ہوئی ہے۔ اب تک ان کی صحت تسلی بخش ہے لیکن مستقبل کے بارے میں کون جانتا ہے؟ ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ بہرحال جیل کی زندگی ایک فرد کی صحت کو تیزی سے خراب کرتی ہے۔ میرے خیال میں... طویل المیعاد منصوبہ بندی کے حوالے سے اگر سوچا جائے... تو اسحاق صاحب کی مناسب وقت میں رہائی امت کے لیے ان کو اسی طرح نظر بند رکھنے سے زیادہ مفید ثابت ہوگی۔ کیونکہ مجھے لگتا ہے کہ ہمیں امریکی عوام کو (ان کی حکومت کے خلاف) متحرک کرنے اور امریکی حکومت کو ہمارے مطالبات میں ماننے پر مجبور کرنے کے لیے مزید کئی امریکیوں کو اٹھانے کی ضرورت ہے۔ یقیناً اس سارے کام میں وقت درکار ہے جبکہ اسحاق صاحب اپنی زندگی کے تقریباً عروج پر ہیں۔ اس مسئلے کے حل کے لیے میں نے کچھ سوچ بچار کی ہے...

اسحاق صاحب کی تربیت

ہمیں مزید ۸ سے ۱۰ ماہ یا زیادہ سے زیادہ ایک سال تک ان کی تربیت پر محنت کرنی چاہیے۔ ہمیں ایک ایسا 'مختصر داعی کورس' بنانے کی ضرورت ہے جو اسلام کے تمام بنیادی اور متوسط درجے کے احکام کا احاطہ کرتا ہو۔ کورس میں بنیادی عقائد سے لے کر مختلف عبادات تک اور پھر ہجرت و جہاد فی سبیل اللہ سے لے کر اللہ کے قانون کی حکمرانی تک کی چیزیں شامل ہونی چاہئیں... المختصر؛ منہج اہل سنت والجماعت۔ بعد میں، ہمیں انہیں کچھ منتخب جدید موضوعات پر لکھی گئی کتابیں بھی پڑھانی چاہیں جو موجودہ دور یا ماضی قریب کے علماء اور مشائخ نے تحریر کی ہیں مثلاً شیخ اسامہ، شیخ سید قطب، شیخ ایمن، شیخ انور العولقی وغیرہ۔ ان کو اس قابل بنانے کے لیے اسلام کی تاریخ کو جدید عالمی حالات سے جوڑنا ضروری ہے تاکہ وہ سمجھ سکیں کہ ہم جو کچھ کر رہے ہیں وہ کیوں کر رہے ہیں۔ میرے ذہن میں اس کا ایک اچھا طریقۂ کار موجود ہے جو ان شاء اللہ اس رپورٹ پر آپ بھائیوں کی رائے لینے کے بعد دوبارہ بھیجوں گا۔ ہمیں دو محاذوں پر کام کرنے کے لیے اسحاق صاحب کو تیار کرنا چاہیے:

> **"وہ ایسے شخص نہیں ہیں جو اپنے عقائد محض اپنے پاس رکھیں... دوسرے الفاظ میں، وہ ایک ایسی شخصیت کے مالک ہیں جو اپنے خیالات کو پھیلانا پسند کرتی ہے اور اس کا انہیں خوب فن بھی آتا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا اور برکت دی تو میں مستقبل میں ان کی شخصیت میں ایک عظیم داعی دیکھ رہا ہوں۔ کیا ہی خوش قسمت بات ہوگی کہ اللہ انہیں عالم غرب میں اسلام کا ایک مضبوط داعی بننے کی توفیق دے دے۔**

۱. دعوت الی اللہ

الحمدللہ، میں دعوت الی اللہ کے میدان میں اسحاق صاحب میں بڑی صلاحیت دیکھتا ہوں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، چونکہ وہ پہلے ہی دو مرتبہ سیرت ختم کر چکے ہیں... پہلے کتاب الرحیق المختوم سے اور پھر شیخ انور العولقی کا دورہ سنتے ہوئے... بعض اوقات وہ ظہر کی تعلیم میں ریاض الصالحین کی احادیث کی وضاحت بھی کرتے ہیں۔ ماشاء اللہ ان کو اپنے قول و فعل سے اپنی بات سمجھانے کا بہت اچھا طریقہ آتا ہے۔ وہ ایسے شخص نہیں ہیں جو اپنے عقائد محض اپنے پاس رکھیں... دوسرے الفاظ میں، وہ ایک ایسی شخصیت کے مالک ہیں جو اپنے خیالات کو پھیلانا پسند کرتی ہے اور اس کا انہیں خوب فن بھی آتا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا اور برکت دی تو میں مستقبل میں ان کی شخصیت میں ایک عظیم داعی دیکھ رہا ہوں۔ کیا ہی خوش قسمت بات ہوگی کہ اللہ انہیں عالم غرب میں اسلام کے ایک مضبوط داعی بننے کی توفیق دے دے۔ وہ مختلف سماجی، اقتصادی اور سیاسی طبقات میں ایک معروف شخصیت ہیں... نہ صرف امریکہ بلکہ دنیا کے دیگر حصوں میں بھی وہ معروف ہیں۔ اگر اللہ نے ہمارے فیصلوں میں برکت دی تو میں مستقبل میں ایک عظیم خیر دیکھ رہا ہوں... اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے! عام گفتگو میں انہوں نے مجھ سے بارہا کہا کہ انہوں نے بہت سی چیزوں کے بارے میں سوچا ہے جن کے بارے میں وہ مستقبل میں کچھ کرنا چاہتے ہیں۔

اس ذیلی حصے کے اختتام سے پہلے میں 'یہن یاونے ریڈلی' کا واقعہ آپ حضرات کو یاد دلانا چاہتا ہوں۔ جو 11 دن تک طالبان کی حراست میں رہیں اور بعد میں اسلام قبول کر لیا۔ الحمدللہ، وہ اللہ عزوجل کے دین کے لیے کتنا اچھا کام کر رہی ہیں۔ لوگوں کو اسلام کی دعوت دے رہی ہیں اور امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا اصل چہرہ دنیا کے سامنے بے نقاب کر رہی ہے۔

۲. امریکہ کے قلب میں بیٹھ کر اس کی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنانے کے لیے

اگر اللہ نے ہمارے لیے آسانیاں پیدا کیں تو یہ امریکہ اور عالم غرب کے لیے بڑا دھچکا ہوگا۔ ویسے اس وقت امریکی پالیسیوں کے بہت سے ناقدین تو ہیں، لیکن ان میں سے زیادہ تر یا تو اپنا کوئی سیاسی مفاد رکھتے ہیں یا بہت بے جان ہیں اور کچھ زیادہ ہی محتاط ہیں۔ اگر اللہ نے اسحاق صاحب کو برکت دی تو ان کے معاملے میں فرق یہ ہوگا کہ وہ اس کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھ کر نبھائیں گے۔ ان کے ساتھ رہنے والے بھائیوں اور میں نے انہیں ایک ایسا شخص پایا ہے جو اللہ اور اس کے دین سے محبت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ وہ اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اللہ کے وہ بندے جن سے اللہ محبت کرتا ہے اور جو اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کی کوشش کرتے ہیں... اللہ سبحانہ وتعالیٰ ان کو مصائب سے آزماتا ہے اور اللہ کی نظر میں جو جتنا زیادہ باعزت ہوتا ہے وہ اتنا زیادہ بڑے امتحانات سے گزرتا ہے۔ اس لیے اپنی روزمرہ زندگی میں بھی اسحاق صاحب اپنی مختلف جسمانی اور ذہنی تکلیفات کو برداشت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی کوشش یہی رہتی ہے کہ اللہ کی رضا کے لیے ساتھیوں سے زیادہ سوال نہ کریں۔ لہٰذا، اگر ہم اس قابل ہو جائیں کہ ہم انہیں اسلام کی مضبوط فکر دے سکیں اور وہ اس بات کا عزم کر لیں کہ انہوں نے امریکہ کی خارجہ پالیسیوں کا بین الاقوامی ناقد بن کر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے دین کے لیے کام کرنا ہے تو میرے خیال میں یہ اللہ کی ہمارے حق میں بہت بڑی نصرت ہوگی۔

اب دو سوال ہیں... اول یہ کہ کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں؟ اور دوم یہ کہ کیا وہ ایسا کریں گے؟ جہاں تک پہلے سوال کا تعلق ہے، تو میں پختہ یقین رکھتا ہوں کہ اس دنیا میں شاید بہت کم لوگ ہوں گے جو اس کام کو اتنے موثر طریقے سے انجام دے سکتے ہیں جتنا کہ اسحاق صاحب کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ امریکی سیاسی نظام کو بہت گہرائی سے جانتے ہیں اور امریکی عوام کی نفسیات کو بھی سمجھتے ہیں (تفصیل کے لیے 'تفتیشی مرحلہ نمبر ایک' رپورٹ کا مطالعہ کریں)۔ یاد رہے کہ انہوں نے اپنی زندگی کا ایک طویل حصہ بین الاقوامی سطح پر انسانی حقوق کی سرگرمیوں میں گزارا ہے۔ جہاں تک بات ہے دوسرے سوال کی تو کوئی بھی یقینی طور پر یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا وہ واقعی یہ کام سرانجام دیں گے۔ تاہم، میں نے اس کے ساتھ اپنی ہلکی پھلکی (عام) گفتگو کے دوران کئی بار ان سے بات کی اور ان سے کہا کہ وہ اپنی زندگی کا باقی حصہ اسلام کی تاریخ پر روشنی ڈالنے میں گزاریں۔ اور میں نے جب بھی ان سے امریکی حکومت کا ناقد بننے کے موضوع پر بات کی ہے تو وہ میری بات بغور سنتے ہیں اور بظاہر میرے خیالات سے اتفاق کرتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، وہ اکثر ایسے الفاظ کہتے ہیں کہ "کوئی چیز (من جانب اللہ) میرا انتظار کر رہی ہے، لیکن مجھے نہیں معلوم وہ کیا چیز ہے۔" میں نے ان سے کئی بار یہ بات شریک کی کہ انسان کو اس دنیا میں ہمیشہ ایسے کام کرنے چاہیں جن سے اس امت کی آنے والی نسلوں تک فائدہ پہنچ سکے اور انہیں بتایا کہ اگر وہ اس کام کا بیڑہ اٹھا لیتے ہیں تو وہ تاریخ اسلام میں ایک عظیم سنگِ میل ثابت ہوسکتے ہیں۔ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو ان تمام اسٹریٹجک مسائل کو اچھی طرح سمجھتے ہیں اور ابتداء میں ان کو آغاز کروانے کے لیے جس تعلیم کی ضرورت ہے ... بعد میں مستقل ان کو تعلیم دینے کی کوئی خاص ضرورت نہیں پڑے گی۔

مختصر یہ کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق کے بعد، یہ کامیابی اس بات پر منحصر ہے کہ ہم ان کو مذکورہ بالا تمام کاموں کے لیے تیار کرنے کی کتنی جدوجہد کرتے ہیں۔ یقیناً، اس کا مطلب یہ ہوگا کہ بقیہ جتنا وقت بھی رہ گیا ہے اس میں بھی ہم ان کے ساتھ پیار محبت اور خیر خواہی کے ساتھ پیش آئیں۔ اور تمام بھلائیاں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے آتی ہیں! یقیناً اس پروگرام کی تکمیل کے حوالے سے کہنے کو بہت کچھ ہے جو ان شاء اللہ اس رپورٹ پر بھائیوں کے تبصروں کے بعد کروں گا۔

اسحاق صاحب کی رہائی

ایک مناسب وقت پر (تقریباً ۸ ماہ سے ایک سال تک)... ساتوں آسمانوں اور زمین کے رب سے مدد مانگتے ہوئے... ہم اسحاق صاحب کو رہا کرسکتے ہیں۔ مجھے ان کی رہائی پر ایک بڑی عالمی 'میڈیا ہائپ' کی توقع ہے جو ان شاءاللہ اسلام کے حق میں جائے گی۔ اگر وہ اللہ کی مرضی سے ثابت قدم اور مضبوط رہے تو ہم اسلام کی ایک عظیم فتح اور ساری دنیا کے طواغیت خصوصا امریکہ کی ایک ذلت آمیز شکست کی امید کر سکتے ہیں۔ اگر اللہ نے چاہا تو یہ دنیا کے لیے یواونے ریڈلی سے زیادہ حیران کن خبر ہوگی۔ کیونکہ اسحاق صاحب کی سابقہ پروفائل ... ان کی امریکی حکومت کے اداروں سے وابستگی، ان کا سابقہ مذہب (یہودیت) اور ان کی امریکی نیشنلیٹی سب بہت اہم پہلو ہیں۔

اگر معاملات اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی مدد سے اس منصوبہ بندی کے مطابق آگے بڑھتے ہیں تو ہمیں اس حوالے سے کسی بھی ایسی (السحاب اور ہمارے دوسرے نشریاتی اداروں کی) میڈیا ریلیز سے سختی سے گریز کرنا چاہیے جس سے اسحاق صاحب کے مستقبل میں کرنے والے کاموں کو ممکنہ طور پر نقصان پہنچ سکتا ہو۔ بلاشبہ، ہم یہ نہیں چاہیں گے کہ وہ صرف ہماری

میڈیا ریلیز کی وجہ سے امریکی حکام کے یہاں مشکوک ٹھہریں اور بلاوجہ پریشان کیے جائیں۔ اگر وہ ثابت قدم رہے تو ان پر طواغیت کی جانب سے ویسے بھی بہت زیادہ دباؤ آنے کی توقع ہے۔ انہیں رہا کرنے کے بعد، ہمیں صرف اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا کرنی چاہیے کہ وہ ہمیں اپنی فتح و نصرت سے نوازے۔

امریکی حکومت یا آئی ایس آئی کے ساتھ مذاکرات

اس وقت تک جب تک اسحاق صاحب ہمارے پاس موجود ہیں (تقریباً ۸ ماہ سے ایک سال تک)، ہم امریکی حکومت یا پھر آئی۔ ایس۔ آئی۔ کے ساتھ مذاکراتی عمل کو تیز کر سکتے ہیں۔ اس ذیل میں یہ نکات اہمیت کے لائق ہیں:

ا) ہمیں اسحاق صاحب کے اسلام قبول کرنے کو 'انتہائی خفیہ' رکھنے کی ضرورت ہے ... یہ بات کسی بھی غیر متعلقہ بھائی کے سامنے ظاہر نہ کریں۔ کیونکہ اگر یہ خبر کسی طرح امریکی حکومت (یا آئی ایس آئی) تک پہنچ گئی تو مجھے نہیں لگتا کہ وہ ہمارے کسی ایک بھی مطالبے پر کان دھریں گے... اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے!

ب) 000000000

ج) مذاکرات کا روڈ میپ

سب سے پہلے، ہمیں یہ سمجھنا چاہیے کہ امریکی بہت مغرور لوگ ہیں۔ زیادہ تر امکان اسی بات کا ہے کہ وہ ایک یا دو افراد کے لیے کم از کم القاعدہ کے ساتھ براہِ راست مذاکرات / یا ڈیلنگ پر آمادہ نہیں ہوں گے۔ لہذا، اس موضوع میں کسی ثالث کو استعمال کرنا اللہ کی مدد سے فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے۔ دوسرا، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، ہمیں کم از کم ۳ یا ۴ مطالبات کی لسٹ اپنے ذہنوں میں رکھنی چاہیے کہ جنہیں ہم ایک ایک کرکے آزما سکتے ہیں۔

میرے خیال میں ہم یوں کرسکتے ہیں کہ 0000000 کو فرنٹ پر رکھیں اور یہی آئی ایس آئی سے رابطے میں رہیں۔ 0 000000 کے باثر اور سمجھدار بھائی جو عموماً آئی ایس آئی کے اعلیٰ حکام سے ڈیلنگ کرتے ہیں، وہ آئی ایس آئی سے کہہ سکتے ہیں کہ وہ وارن وائن سٹائن کے معاملے پر 00000000000 لیکن 0000000 آئی ایس آئی سے درج ذیل مطالبات ہیں:

مطالبات کا پلان۔ A

1) بہن عافیہ صدیقی کی رہائی

آئی ایس آئی کو چاہیے کہ وہ امریکی حکام سے بات کر کے بتائے کہ کچھ باثر 00000 قیادت اب وارن وائن سٹائن کو رہا کرنے کی پوزیشن میں ہے۔ لیکن وہ صرف ایک ہی مطالبہ کر رہے ہیں کہ 'عافیہ صدیقی کو پاکستان واپس لایا جائے اور ان کی بقیہ قید اب پاکستان کے اندر ہی گزرنی چاہیے'۔ اس سلسلے میں آئی ایس آئی، وارن وائن سٹائن کی امریکہ کو رہائی کی ضمانت دے سکتی ہے۔ آئی ایس آئی کو بھی عافیہ صدیقی کے معاملے پر امریکیوں پر آزادانہ دباؤ ڈالنا چاہیے۔ اگر امریکی ان شرائط پر راضی ہو جاتے ہیں، تو آئی ایس آئی ان کے ساتھ دیگر سرکاری مراحل خود سے طے کر سکتی ہے... یعنی یہ منتقلی حقیقت

میں کیسے ہو گی۔ ایک بار جب ہماری بہن یہاں پاکستانی جیل میں آجائیں، تو آئی ایس آئی ان کی مکمل رہائی میں مزید سہولت فراہم کر سکتی ہے یا تو عدالتی مقدمے کے ذریعے یا مجاہدین کو جیل پر عسکری کارروائی کے لیے راستہ چھوڑ کر۔

2) آئی ایس آئی کو بالخصوص ان مجاہدین کو بھی رہا کرنا چاہیۓ جو کئی سالوں سے پاکستان کے مختلف جیلوں میں قید ہیں - جیسے ہمارے بھائی ~~000000000~~ہم یہ فہرست بھی ~~0000~~ ~~0000~~کو تھمائیں گے جسے وہ آگے آئی ایس آئی کو دے سکتے ہیں۔

مطالبات کا پلان۔ B

~~000000000~~

یاد رکھیں، ہمیں اسحاق صاحب کی رہائی اور آئی ایس آئی کے ساتھ مذاکراتی عمل کو ~~000000~~ ~~0000~~اوپر بیان کردہ وجوہات کی بنا پر دو آزاد مسائل سمجھنا چاہیے۔ یعنی، ہمیں امریکی حکومت اور آئی ایس آئی سے اپنے زیادہ سے زیادہ مطالبات منوانے کی اپنی پوری کوشش کرنی چاہیے۔ لیکن ۸ ماہ سے ایک سال کے بعد، اگر ایسا لگتا ہے کہ طواغیت اسحاق صاحب کے معالمے میں بالکل سنجیدہ نہیں ہیں ، تو پھر بھی ہمیں پچھلے باب میں مذکور مقاصد کے لیے اسحاق صاحب کو رہا کر دینا چاہیے۔

کچھ بھائی مذکورہ بالا مذاکراتی عمل کو محض ایک حسین خواب تصور کرتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ 'انٹیلی جنس کی دنیا' میں ان چیزوں کا واقع ہونا ایک عمومی بات ہے۔ ہمیں اپنے عزائم کو بلند رکھنا چاہیے، اپنی سوچ کو وسعت دینی چاہیے اور اپنے رب سے نصرتوں کی طلب میں رہنا چاہیے۔ واقعی اس بلندی والے اللہ نے کیا ہی سچ فرمایا ہے:

وَمَا النَّصْرُ إِلاَّ مِنْ عِندِ اللّهِ

"اور فتح تو کسی اور کی طرف سے نہیں، صرف اللہ کے پاس سے آتی ہے "۔

خاتمہ!

آخر میں، دو نکات میرے خیال میں قابل ذکر ہیں:

اس رپورٹ کو پڑھنے کے بعد چند سوالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر اسحاق صاحب اپنی رہائی کے بعد ان کاموں کو انجام نہیں دیتے جو ہمیں مطلوب ہیں؟ اور اگر ہم سے دور جا کر وہ ایسی باتیں کرنا شروع کر دیتے ہیں جو اسلام یا مجاہدین کے خلاف ہوں تو...؟

"ہماری امید کا مرکز و محور محض اللہ سبحانہ وتعالی کی ذات ہے کہ وہ اپنے کمزور بندوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا اور جو کچھ ہم اس سے مانگتے ہیں اس سے کہیں زیادہ وہ ہمیں نوازے گا۔ لیکن اگر اللہ تعالی نے یہ فیصلہ کیا کہ آنے والے حالات ہماری خواہش کے مطابق نہ چلے تو پھر بھی ہمیں معلوم ہونا چاہیے ہم ہی فتح مند رہیں گے اور تمام ناکامیاں، ذلتیں اور تباہیاں اللہ کے دشمنوں کے مقدر میں ہونگی...

سب سے پہلے، ہم جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے انسانوں کو صرف 'محدود'علم و بصیرت سے نوازا ہے... سب کچھ جاننے والی ذات تو اسی کی ہے۔ علم و بصیرت کو محدود کرنے کی ایک حکمت یہ ہے کہ اس کے بندے ہر ممکن کوشش کرتے رہیں... لیکن ساتھ ہی اپنی کوششوں پر بھروسہ کرنے والے نہ بن جائیں۔ بلکہ اپنے رب سے کامیابی مانگتے رہتے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ جب ہم کسی عسکری کارروائی کی منصوبہ بندی کرتے ہیں تو اس وقت بھی ہمیں نتائج کے بارے میں کبھی یقین نہیں ہوتا - ہم صرف اپنی استطاعت کے مطابق منصوبہ بندی اور کام کرتے ہیں اور پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس کی مدد مانگتے ہیں۔

ہماری امید کا مرکز و محور محض اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے کہ وہ اپنے کمزور بندوں کو کبھی مایوس نہیں کرتا اور جو کچھ ہم اس سے مانگتے ہیں اس سے کہیں زیادہ وہ ہمیں نوازے گا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے یہ فیصلہ کیا کہ آنے والے حالات ہماری خواہش کے مطابق نہ چلے تو پھر بھی ہمیں معلوم ہونا چاہیے ہم ہی فتح مند رہیں گے اور تمام ناکامیاں، ذلتیں اور تباہیاں اللہ کے دشمنوں کے مقدر میں ہونگی۔

ذَٰلِكَ بِأَنَّ اللَّهَ مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَأَنَّ الْكَافِرِينَ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ

"یہ اس لیے کہ اللہ ایمان والوں کا کارساز ہے، اور کافروں کا کوئی کار ساز نہیں۔" (سورۃ محمد: ۱۱)

جیسا کہ اوپر میں نے درخواست کی تھی کہ کچھ سمجھدار اور تجربہ کار بھائیوں کو - جو عالم غرب کی اچھی سمجھ رکھتے ہوں - چند دنوں کے لیے اسحاق صاحب کی جگہ پر بھیجیں تاکہ اسحاق صاحب ان سے کھل کر بات کر سکیں۔ تو جب بھی ان کو بھیجنے کا ارادہ ہو تو اس کی اطلاع بندے کو بھیج دیں تاکہ میں بھی اسی وقت وہاں پہنچنے کی کوشش کر سکوں۔

آخری بات!

یہ رپورٹ اب اپنے اختتام کو پہنچتی ہے۔ درحقیقت اس میں جو بھی بھلائی ہے وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اور جو بھی کوتاہی ہے وہ مصنف کی اپنی کمزوری ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی طرف سے ہماری بہترین رہنمائی فرمائے۔ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ اپنے عظیم کلمہ لا الہ الا اللہ کو ہمارے ہاتھوں سے بلند کرے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام مجاہدین، مہاجرین اور مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔ اور آخر میں، میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ ہمیں اپنی راہ میں شہادت اور ہمیشہ کی 'رضا' سے نوازے۔

سبحانك اللهمّ وبحمدك أشهد ان لااله الّا انت استغفرك و أتوب اليك. والصّلاة والسّلام على رسول الله وعلى آله وصحبه أجمعين وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين۔[۱]

[۱] یہاں یہ رپورٹ ختم ہو جاتی ہے لیکن چچا اسحاق کے اسلام کے سفر میں ترقی کبھی ختم نہیں ہوئی۔ ادھر وزیرستان میں امریکی فوج کے ڈرون حملے مستقل جاری تھے۔ اسی طرح خائن وغدار پاکستانی خفیہ ایجنسیوں نے بھی وزیرستان میں آپریشن جاری رکھاہوا تھا۔ ان حالات میں مجاہدین چچا اسحاق کو محفوظ رکھنے کے لیے ان کی جگہ مستقل بدلتے رہتے تھے۔ آخر کار انہیں پاکستانی جیٹ طیاروں

کی بمباری سے بچانے کے لیے محسود کے علاقے 'وچّہ درّہ' منتقل کر دیا گیا۔ ایک اطالوی ملحد شہری Giovanni Lo Porto بھی ان کے ساتھ تھے۔ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی سعادت بخشی۔ انہوں نے ۲۰۱۴ کے رمضان میں اسلام قبول کر کے اپنا نام 'محمد اطالوی' رکھ لیا۔

شیخ عزام الامریکی، جو خود عیسائیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والے مجاہد تھے، ان بھائیوں کے اسلام قبول کرنے کے بعد ان سے ملنا چاہتے تھے۔ لیکن وزیرستان کی فضاؤں میں گردش کرنے والے پاکستانی جنگی طیاروں اور امریکی ڈرونز کی وجہ سے وہ نہیں مل پا رہے تھے۔ ایسے میں استاد احمد فاروق ان کی جگہ تشریف لے آئے۔ چچا اسحاق، محمد اطالوی اور مرکز میں موجود دیگر بھائیوں کی خوشی دیدنی تھی۔ اس چھوٹے سے مرکز میں عید کا سماں تھا۔ سارا وقت یہ نو مسلم حضرات استاد فاروق سے مختلف دینی موضوعات پر گفتگو کرتے رہے۔ رات کو استاد فاروق، چچا اسحاق کے ساتھ ہی ان کے کمرے میں سو گئے۔ آدھی رات کے بعد امریکی ڈرونز نے اس مرکز کو اپنے میزائیلوں سے نشانہ بنایا۔ جس کے نتیجے میں اس امت کے چند فرزند جامِ شہادت نوش کر گئے:

استاد احمد فاروق، چچا اسحاق (قبل از اسلام: وارن وائن سٹائن)، محمد اطالوی (قبل از اسلام: گیوانی لو پورٹو)، فیصل مزمل، عطاء الرحمن منہاس، محمد ریحان (شعیب)۔ صبح جب مقامی لوگوں نے استاد احمد فاروق اور دیگر مجاہدین کے اجساد کو ملبے سے نکالا تو انہیں میں ایک سفید ریش پر نور چہرے کے شہید کو پایا۔ حیران کن بات یہ تھی کہ ان کے جسم سے مسک کی خوشبو اٹھ رہی تھی۔ بہت سے مقامی افراد میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ شیخ ایمن الظواہری اس ڈرون حملے میں شہید ہوئے ہیں، لیکن وہ دراصل چچا اسحاق رحمہ اللہ کا شہادت کے بعد پُر نور چہرہ تھا۔

اس کے چند دن بعد ہی امریکی ڈرون طیاروں نے اس پہاڑی سلسلے کی دوسری جانب وادی شاول میں ایک گھر پر ڈرون میزائیل داغے اور اس میں شیخ عزام الامریکی ایک اور مجاہد (انیس۔از کراچی) کے ساتھ جام شہادت نوش کر گئے۔ اللہ ان تمام شہداء کو اپنی جنتوں کا باسی بنائے۔

ان امریکی اور یورپی شہریت رکھنے والے والوں کو امریکی ڈرونز نے اپنے مشترکہ آپریشن میں نشانہ بنایا۔ اوباما انتظامیہ کے مطابق وہ مہینوں سے ان حملوں کے لیے خفیہ معلومات اکٹھی کرنے میں مصروف تھے۔ امریکی خفیہ دستاویزات سے ثابت ہوتا ہے کہ سابق نائب صدر (اور حالیہ امریکی صدر) جو بائڈن ان ڈرون حملوں کا انچارج تھا۔ یہ تمام واقعات ہمیں یہ سمجھانے کے لیے کافی ہیں کہ دنیا میں جاری یہ خیر و شر کا معرکہ کسی خاص قوم اور وطن کے خلاف نہیں۔ درحقیقت امریکی حکومت، اسرائیل اور عالمی کفریہ نظام، دینِ اسلام کو ''حقیقی خطرہ'' سمجھتا ہے۔ ان کی اسلام سے دشمنی اس حد کو پہنچی ہوئی ہے کہ وہ اللہ کے سچے دین کے خلاف جنگ میں اپنے ہی شہریوں کو قتل کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

شہید انجینئر فیصل (مزمل) رحمہ اللّٰہ

شہید محمد اطالوی رحمہ اللّٰہ
(قبل از اسلام: گیوانی لو پورٹو)

شہید انیس رحمہ اللّٰہ

شہید ریحان (شعیب) رحمہ اللّٰہ

شہید عطاء الرحمن منہاس (علی) رحمہ اللّٰہ

شهید
اسحاق بن سیڈنی
رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ